Presented by: Rana Jabir Abbas

اظہارِ عقیدت

مجموعہ

قطعات، سلام و نوحہ جات

jabir.abbas@yahoo.com

مصنّف
میر مجیب رضا مجیب علی پوری

ناشر
بزمِ میثم، علی پور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نام کتاب:..........اظہار عقیدت

نام مصنف:..........مجیبؔ علی پوری

ناشر:..........بزم میثم علی پور

قیمت:..........100روپے

تعداد:..........پانچ سو(500)

طباعت:..........عمید پبلیشرس پرائیوٹ لمیٹڈ بنگلور

فون 080 - 31886556

30905013

ملنے کا پتہ

میر مجیب رضا

تھرڈ کراس آئی، کے، مین روڈ علی پور

کولار ڈسٹرکٹ، کرناٹک

جنوبی ہندوستان

فون نمبر: 08155-589628

فہرست

پیش لفظ:..........مجیب علی پوری..........۴

تقریظ:..........مولانا سلمان عابدی..........۵

میرے تاثرات:..........جناب صابر عابدی..........۶

تاثرات:..........جناب رضا سرسوی..........۸

حمد:..........۹

نعت رسول پاک..........۱۰

منقبت..........۱۱

قطعات..........۱۲_۸۹

سلام ونوحہ جات..........۹۰_۱۴۱

مناجات:..........۱۴۲_۱۴۴

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

بحمد اللہ بطفیل چہاردہ معصومین ''قطعات، نوحہ جات اور سلاموں کا پہلا مجموعہ ''اظہار عقیدت'' کے نام سے منظر عام پر آ رہا ہے۔ میں شکر گذار ہوں تمام شعرائے بزم میثم علی پور کا جنہوں نے وقتاً فوقتاً میری ہمت افزائی فرمائی بالخصوص حجت السلام مولانا سلمان عابدی صاحب قبلہ اور میرے استاد محترم جناب صابر عابدی صاحب صدر بزم میثم علی پور اور شاعر اہلبیتؑ جناب رضا سرسوی صاحب کا جنہوں نے نظر ثانی کی زحمت فرمائی اور قدم بہ قدم اپنے زرّین مشوروں سے نوازا۔ بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم ان بزرگواروں کو ارضی و سماوی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

نیز میں شکر گذار ہوں جناب مولانا محمد مقدار صاحب، جناب ناطق علی پوری معتمد بزم میثم علی پور، الحاج میر مہدی حسین صاحب (ٹیلی فون) جناب محمد تقی اور برادران اور جناب عابد رضا جوھری کا جنہوں نے دامے، درمے سخنے میرا تعاون فرمایا۔ احسان فراموشی ہوگی اگر میں شکریہ ادا نہ کروں۔ جناب مولانا محمد تصدیق صاحب کا کہ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کی ذمہ داری اپنے سر لی ''اظہار عقیدت'' معزز قارئین حضرات کے زیر نظر ہے۔ امید ہے کہ پسند فرمائیں گے اور آخر میں رسماً ہی نہیں بلکہ قلباً گذارش کرتا ہوں کہ فنی یا ادبی غلطیوں کو در گزر فرما کر اپنے زرّین مشوروں سے نوازیں۔

والسلام

آپ کی دعاؤں کا متمنی

احقر العباد

فقط

مجیب علی پوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

از : حجة الاسلام و المسلمین

مولانا سید سلمان عابدی سلمانؔ علی پوری صاحب قبلہ

حُسن تخیل، لطف زبان، خلوص اور خاکساری یہ تمام خوبیاں یکجا ہو جائیں تو مجیبؔ علی پوری کی شخصیت بحیثیت شاعر مودّت نمایاں ہوتی ہے، ہندوستان کے مختلف شیعی مقلیات اور ادبی حلقہ میں اس شاعر کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ ان کے قصائد اور سلام میں پختگی، قطعات میں جاذبیت اور نتیجۂ فکر نے انہیں ہندوستان کے مخلص شعراء کی صف میں ہر دلعزیز اور مجالس و محافل کی زینت بنا دیا ہے۔

مجیب علی پوری صاحب نہ صرف باکمال شاعرانہ صلاحیتیں رکھتے ہیں بلکہ وہ ایک اچھے قاریٔ قرآن بھی ہیں، اور قرآنی تعلیمات کی بعض جھلکیاں بھی اُن کے کلام میں پائی جاتی ہیں۔ موصوف کے متعلق میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ ایک بھرپور شاعر ہیں، انہیں قلبی جذبات کو لفظوں میں ڈھالنے کا فن آتا ہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ سن 1992ء سے انہوں نے رسمی طور پر شاعری کا آغاز کیا اور اس طرح اُن کی شاعری کے سفر کو پورے بارہ سال ہو گئے، اس دوران ان کے ساتھ ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں اور دعوتوں کا سلسلہ بھی بڑھتا رہا اور یوں ان کی شخصیت اور شاعری دونوں کو میں نے نزدیک سے دیکھا ہے۔

زیر نظر کتاب ''اظہار عقیدت'' قطعات، نوحہ جات اور سلاموں کا مجموعہ ہے، جو ان کے پاکیزہ احساسات کا آئینہ دار ہے، اور پہلی مرتبہ منظر عام پر آ رہا ہے۔ ذرا عقیدے کی پاکیزگی اور لفظوں کی تراش خراش دیکھئے۔

(۱)

کرب و بلا ہے نور ہدایت کا آئینہ
اندھے کو بھی نجات کا رستہ دکھائی دے

(۲)

یہ خدیجہ کی مہربانی ہے
آج تک مالدار ہے اسلام

والسلام

سید سلمان عابدی، سلمانؔ علی پوری

جنوب ہند

24 جون 2004ء

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اظہارِ عقیدت" میرے تاثرات

از شاعر اہلبیت سید صابر حسین صابر عابدی علی پوری صدر بزم میثم علی پور

تمہیداً یہ بھی عرض کرنا ہے کہ......

شعر گوئی فطری صلاحیت کا تخلیقی عمل ہے۔ جس کے لئے شاعر کو ذی علم اور دانشور ہو، ادب کے مختلف عناصر کا شعور، شعر وشاعری کے لوازمات پر نظر، زبان کی خوبیوں محاسن ومعائب کی آگہی، فکری گہرائی، اصول صنف شاعری سے واقفیت کیلئے مطالعہ اور اظہار خیال پر قدرت جیسی خصوصیات کا حامل ہونا ضروری ہے۔

شاعر کا مزاج، کردار، اخلاق، علم، شعور، معیار، پس منظر اور شخصیت کا تعارف اس کے اشعار ہی سے ہوجاتا ہے۔

شاعر اہلبیت عزیزی میر مجیب رضا مجیب علی پوری نے 1992 میں بزم میثم علی پور کے رکن بن کر اپنے ادبی سفر کا آغاز کیا۔ میں بحیثیت کہنہ مشق شاعر اور بحیثیت صدر بزم میثم علی پور ان کو بہت ہی قریب سے جانتا ہوں اور وہ کلام پر اصلاح بھی مجھ سے لیتے ہیں۔ بزم میثم علی پور کا وہ واحد ادبی اور مذہبی ادارہ ہے جو معصومین علیہم السلام کے ایام ولادت میں مدحی محافل اور ایام شہادت میں مسالموں کا انعقاد کیا کرتا ہے (جو اکثر طرحی ہوتے ہیں)۔

شاعر کو اپنی اعلیٰ تخلیق کیلئے ادبی ماحول اور تربیت کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ یہ شعرائے علی پور کی خوش بختی ہے کہ خداوند متعال نے اپنی نعمتوں میں اضافہ کرتے ہوئے "بزم میثم" کی صورت میں ایک نایاب درس گاہ بطور عطیہ عنایت فرمایا ہے۔ جس میں شعراء اردو ادب شعری لوازمات، اور طور طریقوں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خدا بزم میثم کو تا ظہور مہدیؑ قائم ودائم رکھے اور مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عزیزی مجیب علی پوری کی ادبی دلچسپی اور خوش اخلاقی نے انہیں بزم میثم کا سرگرم رکن اور پُر مغز شاعر کی جگہ فراہم کی ہے۔ انکے کلام سنانے کا انداز بھی بہت پیارا ہے۔ ترنم اور جوش و ولولۂ محبت سے سامعین کا دل موہ لیتے ہیں اور خوب داد حاصل کرتے ہیں۔ وقتاً فوقتاً خوش اسلوبی سے نظامت کے فرائض بھی انجام دیتے رہتے ہیں اور بزم میثم کے شریک معتمد بھی ہیں۔ انہوں نے اپنا پہلا مدحیہ مجموعۂ کلام "اظہار عقیدت" پر مجھ سے اپنے تاثرات لکھنے کی گذارش کی ہے۔ میرے نزدیک مدحیہ کلام از روئے عقیدت قابل صد احترام ہے۔

اب رہی بات اس زیر نظر مجموعۂ کلام "اظہار عقیدت" پر میرے تاثرات کی۔

انہوں نے محسن اسلام حضرت ابوطالبؑ کے ایمان کی پختگی منقبت کے مطلع میں اس طرح بیان کی ہے۔

ابو طالبؑ کے ایماں کی اگر پہچان ہوجائے
ہمارا بچہ بچہ صاحب ایمان ہوجائے

کیوں نہ ہو، اسلام کی معرفت حضرت ابوطالبؑ سے بڑھ کر رکھنے والا کوئی دوسرا انسان کرۂ ارض پر کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔

اس شعر میں شاعری کو آدم گری جانتے ہوئے قوم کو پیغام عمل دیا ہے، جو شاعر اہلبیت کا فریضہ بھی ہے۔ ان کی اس سعی حق پر داد دینی چاہئے۔

ایمان کا تقاضہ ہے ذکر خدا کریں
ہم عابدی ہیں کیسے عبادت قضا کریں

اس شعر میں آیت الیوم اکملت کا مفہوم اپنے مولاؑ سے مخاطب ہوکر یوں قلمبند کیا ہے۔

اعلان کرکے تیری ولایت کا یا علیؑ
تکمیل پارہی ہے رسالت غدیر میں

اس شعر میں حضرت عباسؑ کی اُس حسرت کی عکاسی کی ہے جو شہزادی سکینہؑ کو پانی پلانے کی تھی۔

پڑھ رہی ہے آج بھی عباسؑ کی حسرت نماز
تپتے ساحل پر بچھا کر اک مصلی پیاس کا

آخر میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ بصدق ائمہؑ اظہار ان کی فکر، جوش ولا میں شگفتگی وتازگی، زبان کو قوت گویائی اور قلم میں ندرت عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین یارب العالمین

فقط گدائے در اہلبیت

صابر عابدی

علی پوری

jabirabbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تاثرات

از: شاعرِ اہلبیت رضاؔ سرسوی

اللہ کا شکر و محمدؐ و آلِ محمدؑ کا کرم ہے کہ بزم میثم علی پور کے ایک دیانت دار شاعرِ اہلبیت محترم مجیبؔ صاحب نے اپنی ماں کے مقدس دودھ کے عظیم قطروں کا حق ادا کرتے ہوئے اپنی فکر کو پاکیزہ لفظوں کا پیرہن عطا کیا جس کو آپ اپنی زبان میں اظہارِ عقیدت کہہ سکتے ہیں۔ شاعری ایک ایسا وسیلہ ہے کہ انسان اپنے دل کی رگوں کے مقدس ترین لہو کے قطروں کو لفظوں کی شکل میں عوام کی مقدس و معتبر سماعتوں کے حوالے کرتا ہے۔ ایک شعر نظم کرنے کیلئے خیالات کی کتنی وادیوں کا سفر کرنا پڑتا ہے، یہ صرف اور صرف شاعر ہی جان سکتا ہے۔ دعا گو ہوں کہ محمدؐ و آلِ محمدؑ کے صدقہ میں مجیب صاحب کے دل کی نکلی ہوئی آواز لوگوں کے دلوں میں خلوص کے ساتھ اتر جائے اور دل کی گہرائیوں سے عزادارانِ امامؑ مظلوم کی دعائیں حاصل کریں (آمین) پروردگار امام زمانہؑ کے صدقہ ان کے فکر و قلم کو طول عمر عطا فرمائے کیونکہ

اے موت انگلیوں سے نہ لینا ابھی قلم
تاریخ لکھ رہا ہوں شبِ انتظار کی

محتاجِ دعا

ذرہ نجف رضاؔ سرسوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

کرتا ہوں اُس کے اسمِ مبارک سے ابتداء
جو رحم کرنے والا مہربان ہے خدا
یوں تو بعید ہے وہ حدِ فکر سے مگر
ہرگز نہیں ہے شہ رگِ انسان سے جدا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نعت رسولؐ

کھانے کی طرف دھیان نہ پینے کی طرف ہے
ہر ایک نظر میری مدینے کی طرف ہے

یثرب کی نگاہیں رُخِ کعبہ پہ رکی ہیں
کعبے کا تصور تو مدینے کی طرف ہے

ضوبار ہے سینے میں مرے عشقِ محمدؐ
منسوب انگوٹھی یہ نگینے کی طرف ہے

بس شوقِ زیارت میں دھڑکتا ہے مرا دل
ورنہ یہ کہاں جی مرا جینے کی طرف ہے

فردوس کی خوشبو سے ہے لبریز مرا دل
ہر سانس کا رُخ تیرے پسینے کی طرف ہے

جاگیرِ محبت کا تحفظ ہو خدا یا
غاصب کی نظر اب مرے سینے کی طرف ہے

اے خضرؑ مجھے لیکے چلو جلد مدینہ
طوفان کا رُخ میرے سفینے کی طرف ہے

اے قابضِ ارواح مری راہ سے ہٹ جا
اس وقت سفر میرا مدینے کی طرف ہے

جبرئیل ذرا تھام لو آ کر مرے بازو
پرواز مری خلد کے زینے کی طرف ہے

کردار بلال حبشیؓ کیوں نہ ہو ضوبار
رُخ ہیرہ شناسوں کا نگینے کی طرف ہے

کب جانے بلائینگے مجیب ہم کو پیمبر
ہے جسم یہاں جان مدینے کی طرف ہے

منقبت

ابو طالبؑ کے ایماں کی اگر پہچان ہوجائے
ہمارا بچہ بچہ صاحبِ ایمان ہوجائے

اٹھائے ہوں میں بارِ دیدِ عمرآنؑ برسرِ مژگاں
نہ جانے کب مکمل دل کا یہ ارمان ہوجائے

مزین کر مری نظروں کو انوارِ زیارت سے
یہیں نظارۂ فردوس کی پہچان ہوجائے

تو ہی کشور کشائے زہد و علم و عزم و ایماں ہے
ترا ہر فعل کیوں نہ معنیٔ قرآن ہوجائے

ہو گلزارِ عقیدت کو بہارِ دائمی حاصل
کہ خوشبوئے عمل سے زندگی ریحان ہوجائے

وحوشِ معصیت نہ حملہ آور ہو کہیں مجھ پر
سوئے خیر العمل ہر پل مرا رُجحان ہوجائے

نگاہوں میں درخشاں ہو جو سنگِ منزلِ مقصود
صراطِ زیست کا ہر مسئلہ آسان ہوجائے

مُقفل دفترِ اعمال در چشم زدن ہوگا
بدن کی قید سے آزاد گر یہ جان ہوجائے

بسے ہے طائرِ فکر و نظر گلزارِ مدحت میں
مجیب اب کیسے بوئے خلد سے انجان ہوجائے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

قطعات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱

یہ کس کا نور ہے جو اس زمیں سے تا سما چمکا
ہلال و شمس و نجم و کہکشاں سے بھی سوا چمکا
چمکتا ہی رہا جو مدتوں سے عرشِ اعظم پر
وہی فرشِ زمیں پر آج نور مصطفٰےؐ چمکا

۲

کلامِ پاک رسولِ انامؐ تیرے نام
ہے عالمین کا سارا نظام تیرے نام
بنا کے بانئ اسلام تجھ کو خالق نے
الف لگا کے ہے بھیجا سلام تیرے نام

۳

شہرِ یثرت کا ہر اک ذرّہ منوّر ہوگیا
گلشنِ اسلام کا غنچہ معطر ہوگیا
کیوں نہ سجدہ ریز ہوں اہلِ زمین و آسماں
فخرِ آدم آج دنیا میں اُجاگر ہوگیا

پوچھلو میزانِ حق سے وزنِ میلادِ النبیؐ
حُسنِ جنت پر ہے بھاری حسنِ میلادِ النبیؐ
فرش پر جشنِ ظہورِ احمدِ مختارؐ ہے
عرش پر بھی ہورہا ہے جشنِ میلادِ النبیؐ

۵

پروا ہی نہیں مجھ کو کوئی اس دہر سے رحلت ہوجائے
پر شہر مدینہ میں مولا میری بھی شہادت ہوجائے
اے مرسل حق قبل از رحلت دل میں یہ تمنا ہے میرے
پُرنور تمہارے چہرے کی اک بار زیارت ہوجائے

۶

متصل ہے اہلِ حق کی زندگی معراج سے
اہلِ ایماں کو ملی ہر ایک خوشی معراج سے
گرم تھا بستر ابھی زنجیر در ہلتی رہی
آنکھ جھپکی اور پلٹ آئے نبیؐ معراج سے

۷

فرشتے ہی فرشتے تھے اُجالا ہی اُجالا تھا
رسولِ حق کے گھر سے عرش تک اور عرش سے گھر تک
نبی معراج پہنچے رب سے باتیں کیں پلٹ آئے
ادھر زنجیر در ہلتی رہی تھا گرم بستر تک

۸

رب نے فرمایا کہ میرے یار کی معراج ہے
اے فرشتو سید و سردار کی معراج ہے
جوش میں ہے میری قدرت جو بھی چاہے مانگ لو
آج کی شب احمد مختارؐ کی معراج ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹

کلامِ پاک پہ ایماں برائے نام کیوں لائے
پھر اپنے نفس کو شیطاں کے زیرِ دام کیوں لائے
ابو طالبؑ کو کافر کہنے والو یہ تو بتلاؤ
اُسی کی گود کا پالا ہوا اسلام کیوں لائے

۱۰

ذی حشم ذی وقار ہے اسلام
حق پسند حق شعار ہے اسلام
یہ خدیجہؑ کی مہربانی ہے
آج تک مالدار ہے اسلام

۱۱

عظمتِ کعبہ جسے اپنی قسم دیتی ہے
اک نیا در اُسے دیوارِ حرم دیتی ہے
دیکھئے خانۂ حق میں اے جنابِ مریمؑ
ایک ماں اپنے ہی مولا کو جنم دیتی ہے

۱۲

رب تو نصیریوں کا علیؑ کے سوا نہیں
قادر ہر ایک شے پہ ہے لیکن خدا نہیں
سر کو جھکانا سجدۂ حق میں دلیل ہے
اس سے بڑا علیؑ کا کوئی معجزہ نہیں

۱۳

شامِ ہجرت کا انوکھا واقعہ اپنی جگہ
عبد اور معبود کا ہے رابطہ اپنی جگہ
یہ علیؑ کی ذاتِ واحد ہے جو اپنے نفس کا
مرضیٔ معبود سے سودا کیا اپنی جگہ

۱۴

زہد و وَرَع و تقویٰ و عرفاں سمیٹ کر
عشقِ علیؑ میں رکھا ہے ایماں سمیٹ کر
ہر سانس میری حافظِ قرآں کیوں نہ ہو
پڑھتا ہوں ایک نقطے میں قرآں سمیٹ کر

۱۵

بجز علیؑ کوئی انسان دے نہیں سکتا
جو مرگیا ہے اسے جان دے نہیں سکتا
زباں کٹا کے سردار کہہ اٹھے میثم
میں جان دیتا ہوں ایمان دے نہیں سکتا

۱۶

رہِ حیات میں حق پہ جو چل نہیں سکتے
پُلِ صراط پہ ہرگز سنبھل نہیں سکتے
علیؑ کے بغض میں دنیا گزارنے والے
عذابِ قبر سے بچ کر نکل نہیں سکتے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۷

ایسا شجیع کہ دہر میں خود بے نظیر ہو
ایسا امیر جس کا زمانہ فقیر ہو
پچیس سال بعدِ نبیؐ یوں علیؑ رہے
ہڈی ہو جیسے حلق میں آنکھوں میں تیر ہو

۱۸

میرا سر اُس کا نقشِ پا ہوگا
سجدہ تعظیم کا ادا ہوگا
ڈھادے جو کفر کے خداؤں کو
وہ نصیری کا ہی خدا ہوگا

۱۹

صبح کی آغوش میں آکر ملی سورج نے آنکھ
شام کے دامن میں جاکر بند کی سورج نے آنکھ
میرے مولاؑ کے اشارے پہ بشوق دید پھر
چیر کر مغرب کا سینہ کھول دی سورج نے آنکھ

۲۰

لمحوں میں پھوٹ جاتے ہیں پیکر حباب کے
نارِ حسد میں جلتے ہیں پتلے عذاب کے
سولی پہ بھی ہمارا اُترتا نہیں نشہ
عادی ہیں ہم ثنائے علیؑ کی شراب کے

۲۱

یا علیؑ کیا کہوں میں تری شان میں
اتنی جرأت کہاں ہے ثنا خوان میں
روحِ قرآں بھی تو مرضیِ حق بھی تو
جز تری مدح کے کیا ہے قرآن میں

۲۲

وہ حق کے ساتھ ہے حق اس کے ساتھ چلتا ہے
اُسی کے صدقے میں سارا جہان پلتا ہے
اے بدنصیب زمانہ میں تجھ پہ حیراں ہوں
علیؑ کے ذکر سے کیوں تیرا دم نکلتا ہے

۲۳

ٹھوکر میں جس کی تخت ہے جوتی میں تاج ہے
اُس کے گداگروں کا شہانہ مزاج ہے
خیرات میں علیؑ نے جو سائل کو بخش دی
انگشتری ہے یا وہ سلیمان راج ہے

۲۴

میدانوں سے بھاگنے والے تخت پہ قبضہ کر بیٹھے
مالِ غنیمت کے عادی تھے باغِ فدک بھی چر بیٹھے
بابِ علیؑ سے ہٹ کے خلافت اتنی ذلیل و خوار ہوئی
آج کا ہر حجام خلیفہ کہلاتا ہے گھر بیٹھے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵

اُدھر علیؑ نے بخوبی سنی نبیؐ کی صدا
اِدھر ہواؤں کے کانوں میں کوئی میل نہ تھا
نبیؐ نے نادِ علیؑ سے بلایا حیدرؑ کو
علیؑ کے ہاتھ میں خیبر کے دن معیل نہ تھا

۲۶

جشن شیر خدا منانے دو
سب کے ایماں کو آزمانے دو
نسل کی اصلیت عیاں ہوگی
مجھ کو مدح علیؑ سنانے دو

۲۷

طاعت حیدرؑ میں خود کو ڈھال کر
مشکلوں کو اپنے سر سے ٹال کر
چل رہی ہے ذو الفقار حیدریؑ
سات پشتوں پر نگاہیں ڈال کر

۲۸

دیں کے جو رشتہ دار ہوتے ہیں
حق پہ بس وہ نثار ہوتے ہیں
باب حیدرؑ سے بھاگنے والے
حادثوں کے شکار ہوتے ہیں

۲۹

نقطے میں تحت با کے سمیٹا گیا ہے تو
قرآں کی آیتوں میں بکھیرا گیا ہے تو
تفسیر ترے نفس کی کیسے ہو یا علیؑ
مرضی کردگار میں ڈھالا گیا ہے تو

۳۰

ایمان کا تقاضہ ہے ذکر خدا کریں
ہم عابدی ہیں کیسے عبادت قضا کریں
اے عاشقانِ حیدر کرارؑ آ بھی جاؤ
ہم عشق کی نماز جماعت ادا کریں

۳۱

فقط معصوم ہی معصوم کو پہچان سکتا ہے
یہ منظر دیکھنا ہو تو چلو میدان خیبر تک
دو حصوں میں بٹا مرحب زمیں بٹنے ہی والی تھی
علیؑ کی تیغ آ کر رک گئی جبرئیل کے پر تک

۳۲

بلبلِ سدرہ نے دی جب حکم قدرت کی اذاں
لائی گلشن میں بہارِ اجرِ رسالت کی اذاں
مژدۂ مَن کُنتُ مولا کا ہوا جسدم ظہور
گونج اٹھی خم کے میداں میں مودّت کی اذاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳۳

کیوں کر نہ نکلے قلب سے ایمان کی اذاں
دل کو سرور بخشے ہے قرآن کی اذاں
ہر پل نمازِ عشقِ علیؑ پڑھ رہے ہیں ہم
جب سے سنی غدیر کے میدان کی اذاں

۳۴

ہوا روشن کتابُ اللہ کی توقیر کا چہرا
اُجاگر ہوگیا اسلام کی تقدیر کا چہرا
نبیؐ کے دستِ اقدس پر غدیرِ خم کے میداں میں
نظر آنے لگا قرآن کو تفسیر کا چہرا

۳۵

جب گونجی صدا مَن کُنت کی تو جھوم اٹھے سب اہلِ ولا
اور قلب کسی حاسد کا جلا پیغام اَجل حارث کو ملا
ہے وقت حسیں پرلطف فضا موسم ہے سہانا اے ساقی
ہیں جوش میں سب مے خوار ترے اک جام نہیں سو جام پلا

۳۶

حق والے حق کی راہ سے ہٹتے نہیں کبھی
سر ان کے کٹ تو سکتے ہیں جھکتے نہیں کبھی
حارث درِ اجل پہ پہنچ کر یہ کہہ اٹھا
دشمن علیؑ کے پھولتے پھلتے نہیں کبھی

۳۷

چھلکا رہے ہیں جام فدائی غدیر کے
تھکتے نہیں پلانے سے ساقی غدیر کے
اتنی پیو کہ دنیا یہ گھبرا کے بول اٹھے
ان کو نہ چھیڑو یہ ہیں شرابی غدیر کے

۳۷

گونج اٹھا حکم بلّغ جو میدان میں
آگئی جان قرآن کی جان میں
شورِ بخ سے تھرّا یا حارث کا دل
موت کی سیٹیاں بج اٹھیں کان میں

۳۹

کیا حلاوت ہے بلّغ کے حق کے فرمان میں
اک عجب جوش ہے اہلِ ایمان میں
نعرۂ حیدری اب لگاتے رہو
دین کامل ہوا خم کے میدان میں

۴۰

میثم بتا رہے ہیں حقیقت غدیر کی
کرکے فرازِ دار پہ مدحت غدیر کی
ایمان کے لٹیروں میں دم اتنا ہے کہاں
جو آکے ہم سے چھین لیں دولت غدیر کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۱

مولا تری ولا کی بدولت غدیر میں
اُمت کی ہورہی ہے شفاعت غدیر میں
اعلان کرکے تیری ولایت کا یا علیؑ
تکمیل پارہی ہے رسالت غدیر میں

۴۲

دھوپ کی تمازت ہے حج کا یہ مہینہ ہے
حاجیوں کا مجمع ہے والیِ مدینہ ہے
مسند ولایت پر جلوہ ریز ہیں حیدرؑ
حاسدوں کے ماتھوں پر موت کا پسینہ ہے

۴۳

آدمؑ قصیدہ خواں ہیں بشیر و نذیر کے
چرچے ہیں دو جہان میں مولا امیرؑ کے
دستِ نبیؐ پہ دیکھ کے حیدرؑ کو جلوہ گر
نارِ حسد میں جلتے ہیں دشمن غدیر کے

۴۴

نورِ علیؑ جو عرش پہ پہنچا زمین سے
پھوٹے اُجالے شمس و قمر کی جبین سے
ہاتھوں پہ جب نبیؐ نے علیؑ کو اُٹھالیا
اک ایک سانپ گرنے لگا آستین سے

۴۵

مُسکرا کر ہر اک ستم سہیے
حق کی بات آئے تو نہ چپ رہیے
وہ سقیفہ ہے یہ غدیرِ خم
رات کو رات دن کو دن کہیے

۴۶

گر بغض جس کے دل میں ہے اول امام کا
حقدار ہی نہیں ہے وہ میرے سلام کا
سر پر غدیرِ خم ہے سقیفہ تہہ قدم
پابند ہوں ازل سے حلال و حرام کا

۴۷

یہ غدیری شراب خانہ ہے
اس کا غیروں کو مت پتا دینا
ہضم جن کو یہ مے نہیں ہوتی
ان کو اس بزم سے اٹھا دینا

۴۸

دل میں ضیائے الفتِ آلِ عباؑ رہے
ہونٹوں پہ اہلبیتؑ کی مدح و ثنا رہے
نظروں میں فاطمہؑ کی وہی مال دار ہیں
دامن میں جن کی زیورِ شرم و حیا رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۴۹

معزز رتبہ داں اس در پہ سائل بن کے آتے ہیں
جب آتے ہیں تو جنت کو بھی قطعاً بھول جاتے ہیں
فلک والوں کی تقدیروں پہ کیوں نہ رشک آئیگا
فرشتے فاطمہ زہراؑ کے در کی بھیک کھاتے ہیں

۵۰

کر عطا فکر کو الفاظ کا لشکر زہراؑ
ذہن ناقص میں کھلے مدح کا دفتر زہراؑ
حوصلہ میثم تمارسا مل جائے مجھے
میں بھی کہلاؤں ترے در کا سخنور زہراؑ

۵۱

وہ خود کو مسلماں کہتا ہے فردوس کا دعویدار بھی ہے
خاتونِ جناں جس انساں سے ناراض بھی ہے بیزار بھی ہے
ہر دن در زہراؑ پر آ کر کہتے تھے فلک کے باشندے
زہراؑ تری چوکھٹ کا نوکر سلطان بھی ہے سردار بھی ہے

۵۲

یا الٰہی مجھے قسمت سے گلا کچھ بھی نہیں
جز طواف در زہراؑ کے دعا کچھ بھی نہیں
یہ زمیں چاند ستارے یہ فلک یہ سورج
صدقۂ فاطمہ زہراؑ کے سوا کچھ بھی نہیں

۵۳

اک قدم آگے بڑھادوں تو رسالت لے لوں
اک قدم پیچھے ہٹالوں تو امامت لے لوں
نام زہراؑ ہے مرا میں ہوں کنیز خالق
گر میں چاہوں تو مشیت سے مشیت لے لوں

۵۴

پیش داور حشر کے میدان میں
دفتر اعمال کھولا جائیگا
فاطمہ آتی ہیں سر نیچے کرو
اہل محشر سے یہ بولا جائیگا

۵۵

یہ بات پہلے ہی طے ہے خدائے یکتا سے
ہو عقد نور مدینہ کا نور کعبہ سے
خدا کا بھیجا ہوا مصرعۂ طرح ہیں علیؑ
نبیؐ نے باندھی ہے تضمین ذات زہراؑ سے

۵۶

رحمت خدا کی مانگ رہی ہے اصول سے
مولود کعبہ کیلئے بیٹی رسولؐ سے
طے ہوچکا تھا عرش پہ روز ازل مجیب
مولائے کائنات کا رشتہ بتولؑ سے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۵۷

فلک کے ٹوٹ کر فرش زمین پر اُترا
در بتولؑ پہ اپنا جھکائے سر اُترا
بجز علیؑ کوئی ہمسر نہیں ہے زہراؑ کا
ستارہ دینے زمانے کو یہ خبر اُترا

۵۸

زہراؑ وہ ذات پاک ہے جو لاجواب ہے
اس کا جواب ہے تو فقط بوترابؑ ہے
دولہا علیؑ کے جیسا ہو دلہن بتولؑ سی
خلاق کائنات کا یہ انتخاب ہے

۶۹

فوجِ افکارِ ستم پر صلح کی یلغار ہے
جنگ کا میداں ہے کاغذ اور قلم تلوار ہے
لشکرِ الفاظ کو پھیلا کے کہتے تھے حسنؑ
"صلح کی شرطوں کے پیچھے کربلا تیار ہے"

۶۰

ہر قول جس کا آئینۂ معجزات ہے
وہ حق کے ساتھ ساتھ ہے حق اس کے ساتھ ہے
شبرؑ نے صلح کر کے یہ اعلان کر دیا
دین نبیؐ کی صبح ہے باطل کی رات ہے

۶۱

بارش کرم برسا، دے شرف زیارت کا
مدتوں سے پیاسا ہے گلستاں حسرت کا
یا حسنؑ بلالینا مجھ کو قبر پر اپنی
جیتے جی ہی نظارہ کرسکوں میں جنت کا

۶۲

مرسلِ حق نے رسولوں کا بھرم تھام لیا
دینِ اسلام کا حیدرؑ نے علم تھام لیا
بعدِ احمدؐ و علیؑ دیں کی حفاظت کیلئے
تیغ شبیرؑ نے شبرؑ نے قلم تھام لیا

۶۳

جبریلؑ لائے خوشیوں کا پیغام آج پھر
بن کر ملک بھی آئے ہیں خدام آج پھر
شبیرؑ کربلا کی ولادت کا روز ہے
جی بھر کے مسکراتا ہے اسلام آج پھر

۶۴

غنچۂ گلشنِ عمرانؑ حسین ابن علیؑ
قلبِ مرسلؐ کا ہے ارمان حسین ابن علیؑ
تاقیامت یہ جدا ہو نہیں سکتے دونوں
جسمِ قرآن ہے اور جان حسین ابن علیؑ

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٦٥

دین اسلام کا سرتاج حسین ابن علیؑ
ہے زمانہ ترا محتاج حسین ابن علیؑ
یہ تو مانا کہ ہے خلقت پہ حکومت رب کی
ہر دلوں پر ہے ترا راج حسین ابن علیؑ

٦٦

رہبر حق مصحف ناطق حسین ابن علیؑ
اور وفا و صبر کا خالق حسین ابن علیؑ
عاجزی کے ساتھ رب سے پوچھتا ہوں میں یہی
تو ہی رازق ہے کہ ہے رازق حسین ابن علیؑ

٦٧

کُلِ ایماں صاحب قرآں حسین ابن علیؑ
دینِ حق کی ہے تو ہی پہچاں حسین ابن علیؑ
نوک نیزہ پر تلاوت تو نے کی قرآں کی جب
ہوگیا سارا جہاں حیراں حسین ابن علیؑ

٦٨

سرِ میداں گھرانہ دین کے سلطان کا ٹھہرا
تہہ تیغ ستم سوکھا گلا ایمان کا ٹھہرا
فنا کی پتیوں میں بیعت فاسق کو دفنا کر
سرِ نوک سناں سر صاحب قرآن کا ٹھہرا

٦٩

علیؑ کے لال نے قرآں کو تازگی دیدی
قمر کو چاندنی سورج کو روشنی دیدی
گلا صغیرؑ کا سینہ جوان کا دے کر
حیات دین کو ، دنیا کو زندگی دیدی

٧٠

کس اوج پر حسینؑ کی حقانیت ہے آج
باقی جہاں میں دین کی ہر اک صفت ہے آج
ہے جابجا سجا ہوا دربار کربلا
بتلا یزید لعین تیری کہاں سلطنت ہے آج

٧١

سبطِ مصطفےٰ دین مصطفےٰؐ کا مطلع ہے
ہر شہید راہ حق ایک ایک مصرع ہے
کیوں نہ دین خالق کی منقبت مکمل ہو
بے زباں علی اصغرؑ کربلا کا مقطع ہے

٧٢

نوک نیزہ پہ جو تقریر کا سورج چمکا
یعنی قرآن کی تفسیر کا سورج چمکا
چاند جب فاطمہ زہرا کا لہو میں ڈوبا
دین اسلام کی تقدیر کا سورج چمکا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۷۳

دوڑتا ہے شہ کی رگ رگ میں پیمبر کا لہو
جوش میں ہے شیر زہراؑ اور حیدرؑ کا لہو
زندگی کی بھیک مانگی جس گھڑی اسلام نے
دیدیا شبیرؑ نے بڑھ کر بہتر کا لہو

۷۴

سجدے میں تیغ کھاکے علیؑ نے بتادیا
کرکے تمام سجدے کو شہ نے دکھادیا
مقتل بنالیا تھا مُصلّے کو باپ نے
بیٹے نے قتل گہ کو مصلّہ بنادیا

۷۵

دربارِ حسینؑ ہے کہ خالق کا مکاں ہے
یہ کس کی حکومت دلِ انساں پہ رواں ہے
مغرور یذید ستم ایجاد تھا جس پر
وہ تخت کہاں تاج کہاں راج کہاں ہے

۷۶

خانۂ داور تو ابراہیمؑ کا شہکار ہے
کربلا کا فخر ابراہیمؑ خود معمار ہے
حاجیو جاتے کہاں ہو کربلا کو چھوڑ کر
خانۂ کعبہ تو خود شبیرؑ کا ذوّار ہے

۷۷

ہیں حسینؑ قرآن حضرت ابو طالبؑ
بے زباں اصغرؑ ہے آیتِ ابو طالبؑ
مٹ کے رہ گئی ہوتی نسل آدم و حوّا
گر نہ کربلا آتی عترتِ ابو طالبؑ

۷۸

جھوٹ کا اک ایک رہبر قبضۂ شیطاں میں ہے
پھر سے سچائی کی قسمت گردشِ دوراں میں ہے
آ بھی جا اے ناخدائے کربلا بہر مدد
کشتیٔ انسانیت پھر ظلم کے طوفاں میں ہے

۷۹

یہ گونجنے لگی آواز کردگار حسینؑ
سجی ہے بزمِ عدالت بہ اختیارِ حسینؑ
ہر اک عمل کو ہے محشر میں انتظارِ نماز
مگر نماز تو کرتی ہے انتظارِ حسینؑ

۸۰

زیرِ تیغ سجدے کا اہتمام کرتے ہیں
دعویٰ محبت کو ہم تمام کرتے ہیں
ہر شہید زندہ ہے یہ دلیل محکم ہے
دیکھ نوک نیزہ پر سرکلام کرتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٨١

عجب تاریخ نے منظر یہ دیکھا
سرِ میدان تیروں کا مصلّہ
بنایا کر کے سجدہ شاہِ دیں نے
تہِ خنجر عبادت کا سلیقہ

٨٢

چھٹ گئیں تاریکیاں زین العباؑ کے نور سے
جگمگا اٹھا جہاں ، زین العبا کے نور سے
چار جانب نور کی برسات ہی برسات ہے
ہے ہر اک شئے ضوفشاں زین العباؑ کے نور سے

٨٣

انبیائے ماسلف ہیں شاد زین العابدین
نسلِ انساں تجھ سے ہے آباد زین العابدین
خود اسیرِ ظلم ہوکر تو نے بعد کربلا
کردیا اسلام کو آزاد زین العابدین

٨٤

راہِ خدا میں تیری جبینِ نیاز ہے
تجھ پر کُل انبیاءؑ کی عبادت کو ناز ہے
اسلام پڑھ رہا ہے یہ کہہ کر نمازِ شکر
عابدؑ کا نقشِ پا تو میری جانماز ہے

٨٥

پرچم اسلام کو لہرادیا سجادؑ نے
اہلِ باطل کو سبق سکھلادیا سجادؑ نے
قید ہوکر اپنی تقریروں سے ہر اک گام پر
دینِ پیغمبرؐ کو پہنچوادیا سجادؑ نے

٨٦

بانیٔ مجلس سرورؑ کا سبق یاد رکھو
اے عزادارو عزا، خانوں کو آباد رکھو
یوں تو رولیتے ہو شبیرؑ کے غم میں لیکن
گریہ کرنے کیلئے جذبۂ سجادؑ رکھو

٨٧

ہم اہلِ عزا کیسے غمِ شہؑ کو بھلادیں
شہؑ نے تہِ شمشیر ہمیں یاد کیا ہے
سجادؑ نے خود آہنی زنجیر پہن کر
اسلام کو ہر قید سے آزاد کیا ہے

٨٨

انوار جس کے ہوتے ہیں پردے سے آشکار
ہر اک محبّ اسی کی ہے فرقت میں بے قرار
کل منتظرِ رسولؐ تھے اول امامؑ کے
ہم آخری امامؑ کا کرتے ہیں انتظار

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۸۹

پلکیں بچھی ہوئی ہیں رہ انتظار میں
حسرت مچل رہی ہے دل بے قرار میں
جب سطحِ آب پر وہ مصلّٰے بچھائیں گے
عیسیٰؑ کے ساتھ ہم بھی کھڑیں گے قطار میں

۹۰

زندگی ہرگز وہ معراجِ وفا پاتی نہیں
جب تلک خود عشق کے سانچے میں ڈھل جاتی نہیں
اپنی اُمّت سے تو غافل ہو نہیں سکتا امام
تھک کے سوجاتے ہیں اعضاء دل کو نیند آتی نہیں

۹۱

ہم جی رہے ہیں ایسے تیرے انتظار میں
جس طرح چہکے بلبل و قمری بہار میں
ایماں ہے تیرا عشق تری دشمنی ہے کفر
اک پل کا فاصلہ ہے فقط نور و نار میں

۹۲

یہ کیسا دور ہے مومن نظر نہیں آتے
کرو ہزار اشارے شجر نہیں آتے
امامِ وقت کا رب جانے کیا ارادہ ہے
بُلا رہے ہیں ازل سے مگر نہیں آتے

۹۳

ستا رہی ہے تری یاد بار بار مجھے
تری جدائی بھی کرتی ہے اشکبار مجھے
میں جی رہا ہوں تری دید کیلئے ورنہ
یہ کائنات تو لگتی ہے ناگوار مجھے

۹۴

ہادیٔ دین کا فرمان سمجھنا سیکھو
خیر مقدم کیلئے پلکیں بچھانا سیکھو
امتحاں عشق کا دینا ہے اگر فرقت میں
مثلِ اک ماہیٔ بے آب تڑپنا سیکھو

۹۵

بس ایک نظرِ کرم مجھ پہ گر تری ہوجائے
میں کررہا ہوں جو مدحت وہ بندگی ہوجائے
کٹیں انگلیاں لاکھوں کی پھر سے دنیا میں
ترے جمال سے اک بار آگہی ہوجائے

۹۶

مرے عریضے کو ہر موج پیار کرتی ہے
خود اپنے دوش پہ اس کو سوار کرتی ہے
اُسے خبر مری حالت کی کیوں نہ ہو پل میں
یہ عرضی سات سمندر کو پار کرتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۹۷
ہر ایک سانس مری انتظار کرتی ہے
وہ ایک بار نہیں بار بار کرتی ہے
مری نگاہ فقط تیری دید کی خاطر
حرم کی سمت سفر اختیار کرتی ہے

۹۸
زین اب ہوں نام میرا زینبؑ دلگیر ہے
میں علیؑ کی لاڈلی ہوں یہ مری توقیر ہے
میں مٹا کر ہی رہوں گی تیرا ہر مقصد یزید
موج زن میری رگوں میں فاطمہؑ کا شیر ہے

۹۹
دین محمدیؐ کو بچانے کے واسطے
قصر ستم میں بنت علیؑ ننگے سر گئی
زینبؑ نے اپنے خطبوں کی برسا کے بجلیاں
ہر مقصد یزید کو ناکام کر گئی

۱۰۰
پاسبان دین حق ہے عصر عاشورہ کے بعد
ناشر اسلام ہے زینبؑ شہ والا کے بعد
فاطمہؑ کے بعد زینبؑ ثانی زہراؑ بنی
ثانی زینبؑ نہیں ہے زینب کبراؑ کے بعد

۱۰۱
حامل عصمت گہرا ہے سراپا جس کا
پڑھتی ہے آیت تطہیر بھی کلمہ جس کا
اک ردا کے لئے محتاج ہے بیٹی اس کی
شب تاریک میں اٹھا تھا جنازہ جس کا

۱۰۲
زور بازوئے حسینؑ ابن علیؑ ہے زینبؑ
صبر و ایثار کے سانچے میں ڈھلی ہے زینبؑ
ہر مصیبت پہ فقط شکرِ الٰہی کے سوا
کوئی کہدے کفِ افسوس ملی ہے زینبؑ

۱۰۳
طوفان مقصد شہ والاؑ کا جب اُٹھا
سنگ ریزے دیکھے رہ گئے اور سنگ اُڑ گئے
زینبؑ نے اپنے خطبوں کو وہ رنگ دیدیا
اہل جفا کے چہروں کے سب رنگ اُڑ گئے

۱۰۴
دیکھ کر ناساز نبضِ دینِ حق شبیرؑ نے
دیدیا خون اپنا دیں کی جاودانی کے لئے
سر برہنہ دیکھ کر زینبؑ نے دینِ شاہؑ کو
اپنی چادر پیش کردی سائبانی کیلئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۰۵

نکھرا ہے گُل کی صورت اہلِ ولا کا چہرا
اور جگمگا رہا ہے دینِ خدا کا چہرا
زینبؑ ترے کرم سے اسلام کے اُفق پر
مثلِ قمر ہے روشن فرشِ عزا کا چہرا

۱۰۶

منفرد برسرِ دربار ہے حملہ جسکا
ڈھل گیا لحنِ یدُاللہ میں لہجہ جسکا
اس کی آواز تو بے پردہ نہیں ہوسکتی
"بن گیا تیغِ علیؑ شام میں خطبہ جسکا"

۱۰۷

تو کربلا سے سوئے شام کیا گئی زینبؑ
ہر ایک موڑ کو آساں بنا گئی زینبؑ
بس ایک صبر و تحمل کی پھونک سے اپنی
چراغ مقصدِ باطل بجھا گئی زینبؑ

۱۰۸

اُس طرف بارشِ سنگِ ظلم و ستم اس طرف دیں کی توقیر کا آئینہ
اب ترے ہاتھ میں ہے اے بنتِ علیؑ مقصدِ شاہِ دلگیر کا آئینہ
جونہی تیری فصاحت کا طوفان اٹھا گردِ ظلم و ستم خود بخود ہٹ گئی
مثلِ ماہِ منور چمکنے لگا دینِ احمدؐ کی تقدیر کا آئینہ

۱۰۹

صبر و حلم و عزم و ہمت میں جریؑ سے کم نہ تھیں
ثانیِ زہراؑ ہدایت میں نبیؐ سے کم نہ تھیں
صرف مردوں کو شریعت نے دیا حکمِ جہاد
ورنہ زینبؑ بھی شجاعت میں علیؑ سے کم نہ تھیں

۱۱۰

روشن چراغِ فاتحِ خیبر ہے چار سو
خوشبوئے باغِ مقصدِ سرورؑ ہے چار سو
زینبؑ کی محنتوں کا نتیجہ کہو اسے
پھیلا ہوا جو دینِ پیغمبرؐ ہے چارسو

۱۱۱

سجدے میں زیرِ تیغ ہے قرآن کربلا
تسبیح پڑھ رہے ہیں شہیدانِ کربلا
ارضِ بلا پہ کیسے تیمم کرے بہن
بھائی کے خوں میں غرق ہے میدانِ کربلا

۱۱۲

سلامِ فاطمہؑ جب شاہِ غازیؑ کو سناتے ہیں
جریؑ تعظیم کو سجدے میں سر اپنا جھکاتے ہیں
جنابِ سیدہؑ شبیرؑ کا جھولا جھلاتی ہیں
مگر شبیرؑ خود عباسؑ کا جھولا جھلاتے تھیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱۳

معراج غم ہے ماتم عباس کیجئے
جز مجلسوں کے اور نہ کوئی آس کیجئے
اور ٹھنڈا پانی جب کبھی تم کو نصیب ہو
کرب و بلا کی پیاس کا احساس کیجئے

۱۱۴

حسینؑ شہر ہدایت ہیں باب ہے عباس
شجاعتوں کی مکمل کتاب ہے عباس
جلال و صبر و تحمل میں عزم و ہمت میں
سراپا شیر خدا کا شباب ہے عباس

۱۱۵

عزم و ایثار وفاؤں کی بقا ہے عباسؑ
اور تو سورۂ احزاب کی با ہے عباسؑ
کفر منہ ڈھانپ کر ہر وقت یہی کہتا ہے
تجھ سے ہی بیعتِ فاسق کی فنا ہے عباسؑ

۱۱۶

تو جمال رخ حیدرؑ کی چمک ہے عباسؑ
اور انوار امامت کی جھلک ہے عباسؑ
طائر فکر پہنچتا نہیں تجھ تک میرا
میں زمیں ہوں تو وفاؤں کا فلک ہے عباسؑ

۱۱۷

جہاں کو پانی ، پانی کو حیات دین کو بقا
نہ جانے کیا کیا دیا وفاؤں کے امامؑ نے
جری کے ہاتھ کٹ گئے تو کیا ہوا یزیدیو
ہزار ہاتھ اُٹھ رہے ہیں اک علم کو تھامنے

۱۱۸

عباس باوفا کی جہاں تک نظر گئی
شامی سپاہ خوف کے مارے بکھر گئی
رکھا قدم جو نہر پہ حیدرؑ کے لال نے
فوج یزید موت سے پہلے ہی مرگئی

۵۲

ہے شرم سے فرات کا منظر ہوا ہوا
برتر کے سامنے ہوئے کمتر ہوا ہوا
دیکھا جو شیر حیدرؑ کرارؑ کا جلال
پل میں ہوا یزید کا لشکر ہوا ہوا

۱۲۰

علقمہ پہ آ گیا جب فاتح خیبر کا لال
خوف سے اک ایک ظالم کا کلیجہ ہل گیا
بھاگنے کی مشق اُنچالیس دن خیبر میں کی
بزدلوں کو گھاٹ پر اک اور موقع مل گیا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۱

اپنی تلوار کو عباسؑ جو حرکت دیتے
ظلم کو سانس بھی لینے کی نہ مہلت دیتے
تیغ عباسؑ سے کٹ جاتا یزیدی لشکر
گر حسین ابن علی جنگ کی اجازت دیتے

۱۲۲

پہلے نقوش بیعت فاسق مٹادئے
پیاسے تھے خود فرات کو پانی پلادئے
بے دست ہو نہ جائے کہیں دین مصطفےٰ
عباسؑ نے یہ سوچ کے شانے کٹادئے

۱۲۳

جب وفا کی آنکھوں سے اشک نہر میں برسے
کٹ کے رہ گیا پانی آنسوؤں کے خنجر سے
باوفا نے دریا کو دے کے پیاس کا صدقہ
تشنگی بجھائی ہے صبر کے سمندر سے

۱۲۴

اشقیا کو خط شمشیری کے باہر رکھ دیا
یوں غرور اہل باطل کو کچل کر رکھ دیا
غیض کے عالم میں حکم زینبِ دلگیر پر
باوفا نے صبر کی آغوش میں سر رکھ دیا

۱۲۵

جب علمبردار نے پانی کو دیکھا دیر تک
نہر میں آیا نظر عکس سکینہ دیر تک
خشک مشکیزہ جو ڈالا نہر میں عباس نے
مشک سے بھی العطش کا شور اٹھا دیر تک

۱۲۶

ظلم نے کاٹا گلا جب حسرتوں کا یاس کا
مثل گل مرجھا گیا ہر ایک چہرا پیاس کا
چھوٹ گئی مشک سکینہؑ یا چھدا قلب جری
بہہ رہا ہے مشک سے خونِ جگر عباسؑ کا

۱۲۷

نہر سے کہدے کوئی عباسؑ میرا نام ہے
اہلبیت پاک کی سقائی میرا کام ہے
کس طرح پانی سے میری تشنگی بیعت کرے
باوفا کنیت ہے میری اور لقب اسلام ہے

۱۲۸

کتنا عالی تر ہے تیرا مرتبہ اسلام میں
تیری خوشبوئے وفا ہے دیں کے ہر پیغام میں
تیرے آنے کی خبر سن کر ہوا لشکر فرار
جانے کیسا رعب ہے عباسؑ تیرے نام میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۲۹
علم کو تھام کے خیمے سے اک دلیر چلا
غرور، بیعتِ فاسق کا کرنے زیر چلا
بکھر بکھر گیا گھبرا کے گیدڑوں کا ہجوم
سوئے فرات جو شیر خدا کا شیرؑ چلا

۱۳۰
کلامِ شاہؑ کو حق کا کلام جانے ہے
ہے کیا بلندیٔ حکمِ امام جانے ہے
جسے وفاؤں کا پروردگار کہتے ہیں
وہی حسینؑ کا خود کو غلام جانے ہے

۱۳۱
جی بھر کے نور وجہ وفا دیکھنے لگے
رُعب و جلال، صبر و رضا دیکھنے لگے
ام البنینؑ کے لال کو آغوش میں لئے
شبیر فاطمہؑ کی دعا دیکھنے لگے

۱۳۲
اے ساقیہ پلادے مجھے جام آج پھر
لکھوادے مئے کشوں میں میرا نام آج پھر
میخانۂ وفا کا میں کرتا رہوں طواف
تشنہ لبی بادہ کشی کا باندھ کے احرام آج پھر

۱۳۳
جاگتی آنکھیں ہیں روشن فکر دل بیدار ہے
باوفا کے ذکر میں یوں زندگی سرشار ہے
کیوں نہ خوشبوئے وفا کرتی رہے میرا طواف
میرا دل تو روضۂ عباسؑ کا زوّار ہے

۱۳۴
ظالمو کرب و بلا میں نہ پدھارے ہوتے
جیتے جی ایسے نہ تقدیر کے مارے ہوتے
روک لی تیغ کو غازی نے بحکمِ زینبؑ
ورنہ تم کب کے جہنم کو سدھارے ہوتے

۱۳۵
لحنِ داؤدؑ فکرِ رسا چاہئے
حفظِ قرآن کو حافظہ چاہئے
میں ہوں قاری وفاؤں کے قرآن کا
"اس سے بڑھ کر مجھے اور کیا چاہئے"

۱۳۶
تشنگی کے وزن کو دریا اٹھا سکتا نہیں
اس لئے تشنہ لبوں کے کام آ سکتا نہیں
چوم کر عباسؑ کا چلّو یہ بول اٹھی فرات
ظلم اب مجھ پہ کبھی پہرا بٹھا سکتا نہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۳۷
روشن ہوا جو عکس سکینہؑ فرات میں
چمکی ہے مشک مثلِ نگینہ فرات میں
خوشبو وفا کی پانی سے کیوں کر نہ آئیگی
ٹپکا ہے باوفاؑ کا پسینہ فرات میں

۱۳۸
تھا کتنا درد سکینہ کی نوحہ خوانی میں
ہے العطش کی صدا نہر کی روانی میں
جری نے نہر کو اک مشک میں سمیٹ لیا
نظر جو آ گیا پیاسوں کا عکس پانی میں

۱۳۹
بعدِ عصرِ عاشورہ ظلم بڑھ گیا اتنا
ہوگیا سکینہؑ کا پھول سا بدن زخمی
گردن سکینہؑ کے زخم مسکرا اٹھے
شدت مصیبت سے ہوگئی رس زخمی

۱۴۰
نظر آتا نہیں کوئی امید و آس کا چہرا
بمثل گل کہیں مرجھا نہ جائے پیاس کا چہرا
خدارا نہر تک پہنچادے اب قسمت سکینہ کو
سکوں مل جائے شاید دیکھ کر عباسؑ کا چہرا

۱۴۱
زہراؑ کا نور عین سکینہ کی گود میں
کچھ دیر پائے چین سکینہؑ کی گود میں
ظالم نے امتحانِ محبت جونہی لیا
آیا سر حسینؑ سکینہؑ کی گود میں

۱۴۲
آئینۂ کردار سکینہؑ سے عیاں ہے
آزادی اسلام کا راز اس میں نہاں ہے
ہر سانس مری کیوں نہ بچھائے صف ماتم
دل میرا سکینہؑ کی محبت کا مکاں ہے

۱۴۳
دربار میں یوں دین محمدؐ کا بیاں ہے
آغوش سکینہ ہی مری جائے اماں ہے
سر باپ کا سہلا کے دعا دیتی ہے مجھ کو
شبیرؑ کی بیٹی ہے کہ اسلام کی ماں ہے

۱۴۴
سطحِ دریا پہ وفا اپنی نگاہیں ڈال کر
دیکھتی ہے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
آج بھی مشک سکینہؑ سو رہی ہے چین سے
پرچم عباسؑ کی باہوں میں باہیں ڈال کر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۴۵
جس کی لب فرات اُجاگر وفا ہوئی
اس باوفاؑ پہ ساری خدائی فدا ہوئی
جانے چچا بھتیجی میں وہ کتنا پیار تھا
اب تک علم سے مشک نہ ہرگز جدا ہوئی

۱۴۶
کریں گے تذکرے شانِ وفا کے
کہ ہم قاری ہیں قرآنِ وفا کے
علم غازی کا اور مشک سکینہ
یہ دو پلّے ہیں میزانِ وفا کے

۱۴۷
دھیرے دھیرے رُخ افلاک سے پردہ اٹھا
اور تعظیم کو ہر ایک فرشتہ اٹھا
میں نے جب مجلسِ سرورؑ میں اٹھایا پرچم
خلد میں پرچم عباسؑ کا پنجہ اٹھا

۱۴۸
صبح کا بھولا ہوا شام ڈھلے گھر پہنچا
ہر عزادار حسینیؑ سرِمحشر پہنچا
حشر میں بعدِ عزا [illegible] ماتم سرورؑ کا جلوس
لے کے عباسؑ کا پرچم لبِ کوثر پہنچا

۱۴۹
رُکا ہے برسرِ محشر ملائکہ کا جلوس
شریک ماتم سرورؑ ہے انبیاؑ کا جلوس
اٹھا کے پرچم عباسؑ اپنے کندھوں پہ
سوئے بہشت چلا ماتم و عزا کا جلوس

۱۵۰
زمانہ بدلا کرے لاکھ رنگ بدعت کے
حسینیوں کے ارادے بدل نہیں سکتے
یہ آگ بھی ہے وفادار باوفا کی قسم
علم ہو ہاتھ میں تو پاؤں جل نہیں سکتے

۱۵۱
جس میں ہو نصرٌ مِن اللہ وہ پھریرا چاہیے
اور علم میں پنجتن والا ہی پنجہ چاہیے
ہر کسی سے پرچم اسلام اُٹھ سکتا نہیں
بازوئے عباسؑ کا اس کو سہارا چاہیے

۱۵۲
رات بھر یوں حسرتوں کی وادیوں میں کھوگئے
صبح نا اُمید ہوکر عمر ساری سوگئے
جن بھگوڑوں کو علم نہ مل سکا خیبر کے دن
آج ان سب کیلئے انگور کھٹے ہوگئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۵۳

حقا کے اب تک بقائے دین ہے زہراؑ کی نسل میں
بشیرؑ ہیں محافظ اسلام اصل میں
کرب و بلا میں نصرت شبیر کیلئے
پھر سے رسولؐ آگئے اکبرؑ کی شکل میں

۱۵۴

چودہ سو سال پہلے نہ ٹی وی کا تھا وجود
پھر کیسے کربلا میں مدینہ دکھائی دے
اعجاز شاہؑ یہ ہے کہ دو انگلیوں کے بیچ
اکبرؑ کو صاف چہرۂ صغراؑ دکھائی دے

۱۵۵

چلا جو حُر جری پائے ابن حیدرؑ تک
نگاہ و فکر گئی خوبیٔ مقدر تک
اذاں نہ دیتے اگر ہم شبیہ پیغمبرؐ
تو کوئی یہ صبح نہ ہوتی قیام محشر تک

۱۵۶

سپاہ دین اور اہل حرم کا پاسباں نکلا
سکون قلب ارمان دل شاہ زماںؑ نکلا
جدا چشم شہ دیں سے ہوئی اس وقت بینائی
سوئے مقتل خیام شاہؑ سے جب نوجواں نکلا

۱۵۷

بکھری پڑی ہے دشت میں تفسیر محمدؐ
کرب و بلا میں لُٹ گئی جاگیر محمدؐ
اب کس طرح نبیؐ کی زیارت کرے حسینؑ
نیزوں کی زد میں آگئی تصویر محمدؐ

۱۵۸

اشک غم حسینؑ کو آنکھوں میں پال کے
رکھتے ہیں یہ امانت زہرا سنبھال کر
اکبرؑ ! عزائے شاہ پہ آ جائے آنچ گر
رکھ دیں گے ہم بھی اپنے کلیجے نکال کے

۱۵۹

روز عاشور میں ہدایت کا اُجالا بن کر
صبح نکلی ہے محبت کا خلاصہ بن کر
دیکھ کر حُر نے مقدر کو سراپا زخمی
علی اکبرؑ کی اذاں گونجی مسیحا بن کر

۱۶۰

ہوا ٹھہری فلک ٹھہری زمیں ٹھہری زماں ٹھہرا
سمندر کے قریں جب تشنگی کا کارواں ٹھہرا
زبانیں بند دل تڑپے ہے، لہو روتا رہا لشکر
سر میدان رجز پڑھتا ہوا جب بے زباں ٹھہرا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

١٦١

وقف یہ میری زباں تو بے زباں کے نام ہے
اصغر بے شیر کی مدحت ہی میرا کام ہے
دیکھ کر اصغر کو شہ کی گود میں ایسے لگا
دامن شبیرؑ سے لپٹا ہوا اسلام ہے

١٦٢

ادھر اک تشنہ لب نے پانی مانگا
اُدھر سے حُرملہ کا تیر آیا
جواب تیر میں اصغر نے ہنس کر
ستم کو موت کا پانی پلایا

١٦٣

حرملا کیا صرف مجھ کو بے زباں سمجھا ہے تو
عزم و ہمت کا کوہ ہمالہ میں ہوں اور زرہ ہے تو
اک تبسم ہی سے کر دونگا میں تیرا خاتمہ
سامنے میرے فنون جنگ میں بچہ ہے تو

١٦٤

بولتا قرآں ہے یوں دست شہ ذیشان میں
سورۂ کوثر ہو جیسے سینۂ قرآن میں
بائے بسم اللہ میں جیسے راز ہے قرآن کا
کربلا کا راز ہے اصغرؑ کی اک مسکان میں

١٦٥

اصغرؑ کی نگاہ غیض وغضب اس پار بھی ہے اُس پار بھی ہے
میدان تبسم میں تنہا خود فوج بھی ہے سردار بھی ہے
ہونٹوں پہ زباں صیقل کر کے اصغرؑ نے کہا میرے بس میں
چڑائی ہوئی اک میان بھی ہے سوکھی ہوئی اک تلوار بھی ہے

١٦٦

دشت بلا میں آج عجب انقلاب ہے
ہر ایک سمت پھیلا ہوا اضطراب ہے
بیعت کے طالبوں کے جگر ہوگئے کباب
اصغرؑ تری ہنسی ہے کہ برق عتاب ہے

١٦٨

لاکھوں کی وہ اُمنڈتی ہوئی فوج نابکار
اک شیرخوار شیر کی ہیبت سے ڈرگئی
تیغ تبسم علی اصغرؑ کی ضرب سے
بیعت تڑپ تڑپ کے سرِ دشت مرگئی

١٦٩

ہنس کے توڑا ستمگروں کا بھرم
رکھ لیا تنہا لشکروں کا بھرم
خون اصغرؑ کے ایک قطرے میں
موج زن ہے سمندروں کا بھرم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۷۰ ستم کا تیر چلا جب گلوئے اصغر تک
زمین لرزی فلک کانپا روئے پتھر تک
اشارہ کرتے اگر تشنہ لب علی اصغر
فرات کیا ہے اُتر آتا حوضِ کوثر تک

۱۷۱ ہے عزاداروں پہ احساں زینبِ دلگیرؑ کا
ہم کو سکھلایا سلیقہ ماتمِ شبیرؑ کا
ہاتھ سینوں پر اگر بچوں کے ہوں تو جان لو
کررہے ہیں وہ بھی ماتم اصغرِ بے شیرؑ کا

۱۷۲ شاہ اصغرؑ کو رن میں لاتے ہیں
دل فرشتوں کے تھر تھراتے ہیں
بے زباں تیر کھا کے ہنستا ہے
اہلِ [illegible] شر انگلیاں چباتے ہیں

۱۷۳ کم سن ہے شیر خور ہے جذبہ جوان ہے
اس کی ہنسی میں دینِ محمدؐ کی جان ہے
ہونٹوں سے بے زباں کے برستی ہے تشنگی
گویا صغیرؑ پیاس کا اک آسمان ہے

۱۷۴ تیور بتا رہے ہیں یہی شیر خوارؑ کے
تا حشر ہونگے چرچے تبسم کے وار کے
اب دیکھ تیری فوج کا انجام اے یزید
اصغرؑ کریگا جنگ بنا ذوالفقار کے

۱۷۵ باغِ وحدت کو تازگی دیدی
لبِ فردوس کو ہنسی دیدی
صرف چھ ماہ جی کے اصغر نے
حشر تک دیں کو زندگی دیدی

۱۷۶ جب رُخِ بے شیرؑ پر چمکی کرن عباسؑ کی
آرزو پوری ہوئی تشنہ دہن عباسؑ کی
فتح کرلی کربلا بے شیرؑ نے یہ سوچ کر
شام و کوفہ فتح کریگی بہن عباسؑ کی

۱۷۷ یہ کیسا عزم ہے جو بار بار ہنستا ہے
اجل کی گود میں بے اختیار رہتا ہے
کہا یزید سے بیعت نے اب سوال نہ کر
تری شکست پہ اک شیر خوار ہنستا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۷۸

حرملا کو تیر اندازی بڑی مہنگی پڑی
اک مجاہد کی ادائے جنگ بھی مہنگی پڑی
فتح پائی دین نے اور کفر نے کھائی شکست
بیعت فاسق کو اصغرؑ کی ہنسی مہنگی پڑی

۱۷۹

وزن جانے کتنا ہے اک ہنسی کی ضربت کا
تخت ہوگیا تختہ شام کی حکومت کا
بے زباں نے بیعت کی کاٹ دی زباں ہنس کر
حشر تک نہ اُٹھیگا پھر سوال بیعت کا

۱۸۰

جو شیر خوارؑ نے ڈالی نگاہ مقتل میں
تڑپ کے رہ گئی شامی سپاہ مقتل میں
وہ جنگ کرب و بلا کی ادھوری رہ جاتی
اگر صغیرؑ کو لاتے نہ شاہ مقتل میں

۱۸۱

کئی ہزار ظالموں کے درمیان دشت میں اکیلا چھ مہینے والا وِیر مسکرائیگا
عدو کی بزدلی پہ اور ستمگروں کے حال پر شجاعتوں کا اک مہ منیر مسکرائیگا
حسینؑ کی اُمنگ پر علیؑ کے رنگ ڈھنگ میں لڑیگا جنگ بے زباں تو دنگ ہو گئے دو جہاں
تڑپ کے روئیں گے عدو یزید ہار جائیگا اجل کی گود میں جو ننھی صغیرؑ مسکرائیگا

۱۸۲

دشت میں ششماہے کو جب لے کے آئی تشنگی
لاکھوں خوں خواروں کو ہنس کر خوں رُلائی تشنگی
پیاس کے عالم میں کھاکر تیر ظلم وجور کا
صبر کے دریا سے اصغرؑ نے بجھائی تشنگی

۱۸۳

قرآن کے ہونٹوں پہ تبسم کی اذاں ہے
نبیوں کا اماموں کا بھرم اس میں نہاں ہے
یہ طرز تکلم ہے لب دین پہ گویا
اسلام کے منہ میں علی اصغرؑ کی زباں ہے

۱۸۴

کم سنی خشک زباں لب پہ پھرا دیتی ہے
ظلم کو رونے پہ مجبور بنا دیتی ہے
فاتح کرب و بلا کون ہے گر پوچھے کوئی
کربلا بس علی اصغرؑ کا پتہ دیتی ہے

۱۸۵

نام اصغرؑ سے دن نکلتے ہیں
ذکر کرب و بلا میں ڈھلتے ہیں
پوچھو اصغرؑ کے خون ناحق سے
کس کے صدقے میں لوگ پلتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۸۶

سلسبیل و کوثر کی سرحدیں نہیں ہوتیں
تشنگئ اصغر کی سرحدیں نہیں ہوتیں
انتہا کو پا کر بھی ظلم ہوگیا محدود
صبر کے سمندر کی سرحدیں نہیں ہوتیں

۱۸۷

پیاس بولی کیا بساط لشکرِ کفار ہے
چل علی اصغر تبسم ہی تری تلوار ہے
صبر ہے محوِ تبسم ظلم ہے گریہ کناں
اے زمانہ بول کس کی جیت کس کی ہار ہے

۱۸۸

صبر نے تبسم کو کہکشاں بناڈالا
کربلا کی دھرتی کو آسماں بناڈالا
بے زبان "اصغر" نے ہونٹ سی کے بیعت کے
ہر یزید دوراں کو بے زباں بناڈالا

۱۸۹

حسینی قافلے میں جب ہوا ششماہا بھی شامل
مکمل ہوگئی فہرست شہدا کی بہتر تک
مشیت کا تقاضہ تھا گلا ہنس کر دیا ورنہ
کہاں ممکن تھا تیر حرملا آجائے اصغر تک

۱۹۰

دشت میں اُتر آیا چاند جب شجاعت کا
موت پر بھی سناٹا چھاگیا تھا ہیبت کا
راہ حق میں قاسم نے جان دے کے بتلایا
شہد سے بھی شیریں ہے ذائقہ شہادت کا

۱۹۱

میں حسنؑ کا بیٹا ہوں نور ہوں ہدایت کا
فرض اب نبھاؤں گا باپ کی نیابت کا
اے لعینو ہوجاؤ موت کیلئے تیار
آج فن دکھاؤں گا حیدری شجاعت کا

۱۹۲

سن تیرہ سال کا ہے جوانی نئی نئی
اور اس کی ہر اُمنگ سبھوں کو لگی نئی
قاسم نے پی کے جام شہادت کو شوق سے
خود موت کو بھی بخش دی اک زندگی نئی

۱۹۳

دشمن انسانیت کے چہرے پیلے پڑگئے
سورماؤں کی زبانوں پر بھی تالے پڑ گئے
عونؑ و جعفرؑ کی جلالت اور وہ تیور دیکھ کر
خوف سے اہل جفا کو دل کے دورے پڑگئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۹۴

گھاؤ جو دل پہ بہتر کے ہیں وہ بھرتے نہیں
داستاں کرب وبلا کی ہم بھلا سکتے نہیں
صبح عاشورہ سے لے کر عصر کے ہنگام تک
اس طرح منزل پہ آ کر قافلے لٹتے نہیں

۱۹۵

کیا سے کیا کربلا کی زمیں ہوگئی
قبلۂ عرش خلدِ بریں ہوگئی
خاک کربل پہ اک سجدہ جس نے کیا
مثلِ مہتاب اس کی جبیں ہوگئی

۱۹۶

کربلا میں ہر طرف ہے جنگ کا بازار تیز
رن کی جانب سیّد الشہدا کی ہے رفتار تیز
موت کی رفتار سے بھی بڑھ کے فوج شام پر
چل رہی ہے حضرت شبیرؑ کی تلوار تیز

۱۹۷

تشنگی فاقہ کشی ظلم و جفا بھولے نہیں
عزم و ہمت ، صبر و ایثار و وفا بھولے نہیں
بھول بیٹھے ہیں ہزاروں داستانیں دہر کی
آج تک ہم داستانِ کربلا بھولے نہیں

۱۹۸

جلا رہے ہیں وفا کے چراغ پانی پر
دکھائی دیتے ہیں غم کے سراغ پانی پر
طمانچہ پانی کے منہ پر جو پیاس نے مارا
بشکلِ موج ہیں اب تک وہ داغ پانی پر

۱۹۹

زندگی سے اس قدر نازک ہے رشتہ پیاس کا
تشنہ لب ہی جانتا ہے کیا ہے رتبہ پیاس کا
یوں تو دریا کا کنارہ ڈھونڈنا آسان ہے
مل نہیں سکتا زمانے کو کنارہ پیاس کا

۲۰۰

یہ عزا خانہ سمندر ہے چھلکتا پیاس کا
ایک اک غمخوار ہے اک اک جزیرہ پیاس کا
یہ عزاداری مکمل ہو نہیں سکتی کبھی
جب تک مجلس میں چھڑ جائے نہ قصہ پیاس کا

۲۰۱

جب لب دریا بڑھا میں نے قصیدہ پیاس کا
سُن کے گایا خود سمندر نے ترانہ پیاس کا
پڑھ رہی ہے آج بھی عباسؑ کی حسرت نماز
تپتے ساحل پر بچھا کر اک مصلّٰی پیاس کا

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۰۲

ہم جب بھی سوئے کرب و بلا دیکھنے لگے
دست وفا کو محوِ دعا دیکھنے لگے
جب لادوا مرض نے پریشاں کیا ہمیں
تب خاک کربلا میں شفا دیکھنے لگے

۲۰۳

خاک شفا سے اپنے سجدے مہک رہے ہیں
گویا کہ نقش پائے عابد چمک رہے ہیں
پانی کی یہ سبیلیں شربت بھرے یہ ساغر
یوں لگ رہا ہے جام کوثر چھلک رہے ہیں

۲۰۴

ذکر کعبے کا ہو ذکر کربلا کے ساتھ ساتھ
ہے عبادت کا مزہ فرش عزا کے ساتھ ساتھ
پرچم عباس ہی کے زیر سایا دہر سے
خلد میں جاؤں گا میں خاک شفا کے ساتھ ساتھ

۲۰۵

صدا یہ دیتے ہیں جذبات و حوصلے اپنے
غموں کی راہ میں ٹھہرے ہیں قافلے اپنے
عزائے سید ابرار کی بقا کیلئے
چھری کی دھار پہ رکھ دیں گے ہم گلے اپنے

۲۰۶

ہم غم شبیر سے ہرگز جدا ہوتے نہیں
بے وفائی شمع سے پروانے کرسکتے نہیں
اے عزادارو یہ لکھ دو خوں سے ہر دیوار پر
ماتم سرور کے منکر پھولتے پھلتے نہیں

۲۰۷

اشک آنکھوں سے غم شہ میں بہا کرتے ہیں
پھر وہ رومال میں زہرا کے پلا کرتے ہیں
دل عزاداروں کے توڑو نہ کبھی مجلس میں
کیونکہ دل ان کے عزاخانے ہوا کرتے ہیں

۲۰۸

مقصد حسین کا اے عزادار عام کر
اپنی زباں کی تیغ کو اب بے نیام کر
نوحوں کی ان صداؤں سے ماتم کی گونج سے
ہر دور کے یزید کا جینا حرام کر

۲۰۹

عزت بُرے صفات میں کل تھی نہ آج ہے
تبدیلی دن و رات میں کل تھی نہ آج ہے
اہل عزا کی دشمن سرور سے دوستی
یہ رسم کائنات میں کل تھی نہ آج ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۱۰

دم غزائے شہ ابرارؑ کا بھرنے والے
روز باطل سے وہ ہرگز نہیں ڈرنے والے
مقصد شہؑ پہ کبھی آنچ نہیں آ سکتی
ابھی تیار ہیں اسلام پہ مرنے والے

۲۱۱

دعائے دختر خیر الوریٰ کا فلسفہ کیا ہے
عزائے سید الشہداؑ میں جینے کا مزا کیا ہے
خدایا جو فقط مومن کو خوش کردے وہ باعظمت
اگر زہراؑ کو خوش کردے تو اس کا مرتبہ کیا ہے

۲۱۲

یہ اہتمام عزا صبح و شام ہونے دو
جہاں میں مجلس سرورؑ مدام ہونے دو
ہمارے جینے کا مقصد ہے بس غم سرورؑ
اسی میں عمر ہماری تمام ہونے دو

۲۱۳

عزا خانوں کی دیواریں اذانیں گن گناتی ہیں
شہید کربلا پر مسجدیں نوحہ سناتی ہیں
عزاداری تہہ خنجر بھی پڑھتی ہے نمازوں کو
نمازیں آگ پر بھی مجلس سرورؑ مناتی ہیں

۲۱۴

دونوں عالم کی حفاظت جس کی سرداری سے ہے
دین پیغمبرؐ کا چرچہ اس کی غمخواری سے ہے
جیسے قرآں کو ہے رشتہ اہلبیتؑ پاک سے
اس طرح نسبت نمازوں کو عزاداروں سے ہے

۲۱۵

یہ مجلس عزائے حسینؑ غریب ہے
اس غم میں جو شریک وہ خوش نصیب ہے
جنت کی آرزو ہو تو مجلس میں آیئے
فرش عزا سے خلد بہت ہی قریب ہے

۲۱۶

بزم عزا میں شامل اہل فلک رہے ہیں
فرش عزا پہ غم کے تارے چمک رہے ہیں
ہر سمت چھارہی ہے کرب و بلا کی خوشبو
کچھ اس طرح سے داغ ماتم مہک رہے ہیں

۲۱۷

صف ماتم بچھائے غم کے دیوانے نظر آئے
چراغ مجلس سرورؑ کے پروانے نظر آئے
عزاداروں کے سینوں سے ٹپکتے خون کے قطرے
برنگ سرخ وہ تسبیح کے دانے نظر آئے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۱۸

اے کلمہ گو رسولؐ سے گر تجھ کو پیار ہے
پھر آرزوئے خلد میں کیوں بے قرار ہے
جنت ملیگی نقد میں آ مجلسوں میں آ
جو آسمان پر ہے وہ جنت اُدھار ہے

۲۱۹

زمانے کے حوادث سے نہ گھبراتے ہیں پروانے
سلگتی دھوپ ہو تو بھی چلے آتے ہیں پروانے
عزاداروں کی ہے فرش عزا ہی آخری منزل
جہاں پر شمع روشن ہے وہیں جاتے ہیں پروانے

۲۲۰

فطرتاً جو در زہرا کے گدا ہوتے ہیں
غم سرورؑ سے بھلا کب وہ جدا ہوتے ہیں
دیکھئے شاہ کے پروانوں کی بے تابی کو
کس طرح شمع عزا پر وہ فدا ہوتے ہیں

۲۲۱

جونہی فلک پہ ماہ عزا دیکھنے لگے
اہل عزا کو محو بکا دیکھنے لگے
اک مجلس حسینؑ میں آ کر خلیل حق
ستر ہزار حج کی جزا دیکھنے لگے

۲۲۲

ہم حسینؑ والے ہیں غم سے پیار کرتے ہیں
پتھروں کی آنکھوں کو اشک بار کرتے ہیں
فرش مجلس سرورؑ اپنے گھر بچھا کر ہم
فاطمہؑ کے آنے کا انتظار کرتے ہیں

۲۲۳

نہ ذہن جلتے ہیں اور نہ دماغ جلتے ہیں
نہ آنکھ جلتی نہ سینوں کے داغ جلتے ہیں
جلائے جاچکے جب سے حسینؑ کے خیمے
دلوں میں ماتم شہؑ کے چراغ جلتے ہیں

۲۲۴

غم یہ زینبؑ کی امانت ہے خیانت نہ کرو
دشمنان غم سرورؑ سے محبت نہ کرو
کہیں ناراض نہ ہوجائیں جناب زہراؑ
تعزیہ داری میں تھکنے کی شکایت نہ کرو

۲۲۵

غم حسینؑ کو سینے میں پال رکھا ہے
یہ کربلا کی امانت سنبھال رکھا ہے
اگر حسینؑ نہ ہوتے تو دیں کا کیا ہوتا
خدا کے آگے یہ میں نے سوال رکھا ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۲۶
جگمگاتے ہیں ستارے ماہ تاباں کے قریب
رہتے ہیں پروانے بھی شمع فروزاں کے قریب
یوں مرے دل سے غم شبیرؑ کا ہے رابطہ
جیسے ہے میرا خدا میری رگ جاں کے قریب

۲۲۷
بغض کینہ اور ظلمت ہے ستمگاروں کے پاس
عشق، جذبہ، اور شہادت ہے وفاداروں کے پاس
کربلا کے بعد ہم مرجاتے گھٹ گھٹ کر مجیب
گر غم سرورؑ نہ ہوتا ہم عزاداروں کے پاس

۲۲۸
ازل سے جام محبت کو پی رہا ہوں میں
سرور غم کا گرفتار ہی رہا ہوں میں
نہ جانے زیست مری کب کی مٹ گئی ہوتی
غم حسینؑ کا صدقہ ہے جی رہا ہوں میں

۲۲۹
خوشی سے کوئی سروکار ہی نہیں مجھ کو
وہ اور ہونگے جو اک خوشی کو ترسیں گے
غم حسینؑ میں یوں ڈھل گئی ہے زیست مری
مسرتوں کو نچوڑوں تو اشک برسیں گے

۲۳۰
میں مجلس حسینؑ کا اک جاں نثار ہوں
دیدار کربلا کیلئے بے قرار ہوں
خوشیوں سے کہہ دو وہ نہ رہیں میری تاک میں
میں ابتداء سے ہی غم شہؑ کا شکار ہوں

۲۳۱
صدیوں سے تشنہ لب ہوں میں عاشور کی طرح
تھمتے نہیں ہیں اشک بھی میرے کسی طرح
اہل عزا سے کہتی ہے سر پیٹ کر فرات
روؤ غم حسینؑ میں تم بھی مری طرح

۲۳۲
تو اپنے حفظ میں رکھ شہؑ کے غم گساروں کو
جناب نوحؑ کا دے عزم نوحہ خوانوں کو
غم حسینؑ میں رونے کے واسطے یارب
حیات خضرؑ بھی کم ہے حسینؑ والوں کو

۲۳۳
ذکر شبیرؑ کو ہونٹوں پہ سجائے رکھنا
داغ ماتم کو بھی سینوں پہ سجائے رکھنا
فاطمہؑ زہراؑ تمہیں آ کے دعائیں دیں گی
گوہر اشک کو پلکوں پہ سجائے رکھنا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۳۴
غم شہ میں اٹھا جو آنکھ میں طوفان اشکوں کا
بنایا ہم نے اپنی زیست کو عنوان اشکوں کا
کھلے گا دفتر اعمال جب میدان محشر میں
شفاعت کیلئے لے جائیں گے دیوان اشکوں کا

۲۳۵
فرش عزا تو عرش بریں ہے قلب بنا ہے غم کا سمندر
شاہؑ کا غم ہے آب نیساں آنکھ صدف ہے اشک ہیں گوہر
حشر میں جب بازار سجے گا ان کو خریدے گا خالق
ہر موتی کے بدلے ملے گا ہم کو جناں میں اک اک گھر

۲۳۶
مجھ سے فقط اے دنیا والو فرش عزا کی بات کہو
سبط نبیؐ کی خاک کف پا میرے لئے سوغات کہو
شمع عزا کا پروانہ ہوں مجھ کو کہو غمخوار حسینؑ
آنکھوں کو افلاک کہو اور اشکوں کو برسات کہو

۲۳۷
ہوئیں پُر نور آنکھیں جگمگائے گال اشکوں سے
یقیناً تر بہ تر ہے فاطمیؑ رومال اشکوں سے
نمازیں پڑھ رہا ہوں روکے یاد سجدۂ شہ میں
فرشتے لکھ رہے ہیں نامۂ اعمال اشکوں سے

۲۳۸
شہؑ کے غمخواروں کو جنت میں بلایا جائے
عظمت اشک عزا کیا ہے بتایا جائے
حشر میں داور محشر کی ندا گونجے گی
گوہر اشک سے جنت کو سجایا جائے

۲۳۹
آنکھوں کی سرحدوں پر آنسو چھلک رہے ہیں
یا یوں کہوں صدف میں گوہر چمک رہے ہیں
رومال سیدہؑ کا صدقہ نہیں تو کیا ہے
ان آنسوؤں کے دھارے کوثر تلک رہے ہیں

۲۴۰
شبیرؑ کے روضے کو اسلام کا گھر کہیئے
قرآن کو بدن کہیے شبیر کو سر کہیے
زہراؑ کی دعاؤں سے صدقے میں غم شہ کے
آنکھوں کو صدف کہیے اشکوں کو گہر کہیے

۲۴۱
غبار پائے علمدارؑ ذی وقار ہوں میں
وہ زین عرش بریں اور خاکسار ہوں میں
فلک بھی پانی کو برسا نہیں سکا اتنا
غم حسینؑ میں جتنا کہ اشکبار ہوں میں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۴۲

باوفا کی یاد میں اب تک ہے پیاسی چاندنی
مشک کیا چھیدی گئی ہے زخمی چاندنی
دیکھ کر شام غریباں کا اندھیرا رات بھر
چاند کی آنکھوں سے آنسو بن کے برسی چاندنی

۲۴۳

کربلا کی راہ میں ہیں حسرتوں کے قافلے
پھولتے پھلتے ہیں سینے میں غموں کے قافلے
دل سے ہوکر لب پہ آیا جیسے ہی نام حسینؑ
چشم کی راہوں سے نکلے آنسوؤں کے قافلے

۲۴۴

غم شہ کا عزادار کے سینے میں نہاں ہے
دل میرا عزا خانۂ شاہ دوجہاں ہے
رونے سے مرے کیوں نہ ہو بدعت کا جگر چاک
ہر اشک مرا تیر ہے اور آنکھ کماں ہے

۲۴۵

دروازۂ جنت پہ یہ تفسیر لکھا ہے
فردوس عزا داروں کی جاگیر لکھا ہے
اللہ کے نزدیک وہ انمول رہے ہیں
جن اشکوں کی ہر بوند پہ شبیرؑ لکھا ہے

۲۴۶

الفت آل نبیؐ ہے پاک طینت کی سند
مجلس سبط پیمبرؐ ہے عبادت کی سند
سنت خاتون جنت یہ غم شبیرؑ ہے
اس لئے اشکوں کا ہر قطرہ ہے جنت کی سند

۲۴۷

آنسوؤں کی فوج ہے غم قافلہ سالار ہے
منزل خلد بریں کا راستہ ہموار ہے
خلد تو جاگیر ہے شہؑ کی زمانہ جان لے
جو حسینؑی ہے وہی فردوس کا حقدار ہے

۲۴۸

جبیں پہ میری بحرف جلی وفا لکھ دو
لہو کے اشکوں میں خاک شفا لکھ دو
شمار میرا بھی ہوجائیگا شہیدوں میں
مرے کفن پہ ذرا لفظ کربلا لکھ دو

۲۴۹

عزم و ہمت جذبۂ ایثار کی معراج ہے
دار ہے یا میثم تمار کی معراج ہے
کٹ رہی ہے مدحت حیدرؑ میں میثم کی زبان
کیا ثنائے حیدر کرارؑ کی معراج ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۵۰
اس کی نظر میں آئینۂ معجزات ہے
خواں جناں بھی کونسی حیرت کی بات ہے
چاہے تو وہ زمیں پہ جنت اُتار لے
اتنی بلند حضرت فضّہؑ کی ذات ہے

۲۵۱
فراز دار پہ یوں میثم تمارؑ بیٹھے ہیں
شہنشاہ سخن جیسے سر دربار بیٹھے ہیں
زباں کٹوا کے اپنی عشق نے تو فتح پائی ہے
ستم کی انتہا پاکر بھی خنجر ہار بیٹھے ہیں

۲۵۲
فراز دار، ہستی جلوہ گاہ ناز ہے کس کی
ملک حیران و ششدر ہیں یہ پرواز ہے کس کی
زباں تو کٹ گئی پھر بھی علیؑ کی مداح جاری ہے
خدا جانے زباں یہ صاحب اعجاز ہے کس کی

۲۵۳
ضعیفی کو جوانی میں بدل کر اس قدر آئے
کہ جیسے آسماں پہ ڈوبتا سورج اُبھر آئے
حبیب ابن مظاہرؑ جنگ کے دوران مقتل میں
قضائے دشمن دین خدا بن کر نظر آئے

۲۵۴
عزاداری اثر کرتی ہے ایماں پہ عقیدوں پہ
کہ پانی پھیر دینگے اشک بدعت کی اُمیدوں پہ
حبیب ابن مظاہرؑ کی قسم روز قیامت تک
ضعیفی چھا نہیں سکتی عزاداروں کے جذبوں پہ

۲۴۵
گلے سے یوں لگایا شاہ نے حُر دلاور کو
صراحی جیسے خم ہوکر بھرا کرتی ہے ساغر کو
نگینے کو پرکھتی رہ گئیں اسلام کی نظریں
سلیقے سے تراشا شاہؑ نے حرؑ جیسے پتھر کو

۲۵۶
نصرت شہ میں یہ رتبہ جونؑ کو حاصل ہوا
جو رُخ اسلام کا اک خوبصورت تِل ہوا
چہرۂ اسلام کی رونق دوبالا ہوگئی
جونؑ کا خوں جب رگ اسلام میں داخل ہوا

۲۵۷
ہر کوئی نہیں پاتا مرتبہ شہادت کا
دیدیا ثبوت اپنی تم نے پاک طینت کا
جب اذاں اکبرؑ کی گونج اٹھی سر میداں
ہوگیاں عیاں سورج حُر تمہاری قسمت کا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٢٥٨

حُر جیسا گر کسی کا عقیدہ دکھائی دے
دنیا میں ہی بہشت کا نقشہ دکھائی دے
کرب و بلا ہے نور ہدایت کا آئینہ
اندھے کو بھی نجات کا رستہ دکھائی دے

٢٥٩

دشت بلا میں پھیلے جو انوار کربلا
حُر آ گیا ہے بن کے وفادار کربلا
جو ماتم حسینؑ میں ہاتھ اپنے روک لے
حُر کی قسم وہ شخص ہے غدار کربلا

٢٦٠

اس طرف باطل کی ظلمت اس طرف حق کی ضیاء
سوچتا تھا حُر یہی تاریکیوں میں رات کی
صبح عاشورہ نے ذہن حُر جھنجھوڑا اور کہا
چادر سبط نبیؐ پر دیر پھر کس بات کی

٢٦١

حجاب ظلم اٹھا کر چلا اماں کی طرف
سقر کی قد سے نکل کر گیا جناں کی طرف
یہ ہے اذان شبیہ رسول حق کی کشش
جو حُر کو کھینچ کر لائی شہ زماں کی طرف

٢٦٢

جہل اور کذب کے چنگل سے نکلنا سیکھو
علم و حکمت کے نگینوں کو پرکھنا سیکھو
حُریت پا گیا یہ کہتا ہوا حُر جری
"اپنی تدبیر سے تقدیر بدلنا سیکھو"

٢٦٣

اے حُر کیا تیری قسمت مسکرائی
مہ تاباں کی صورت مسکرائی
یہ فیض نصرت سبط نبیؐ ہے
جو تیرے حق میں جنت مسکرائی

٢٦٤

کیوں دربدر بھٹکتے ہو جنت کی چاہ میں
جنت ملے گی نقش کف پائے شاہ میں
حُر کی قسم چلے بھی تو آؤ خلوص سے
تقدیریں اب بھی بنتی ہیں اس بارگاہ میں

٢٦٥

ماتم گسارو ماتم شبیرؑ میں ڈھلو
جابرؓ کی طرح چہرے پہ چاک شفا ملو
خون حسینؑ بکھرا ہوا ہے جگہ جگہ
یہ ارض کربلا ہے یہاں سر کے بل چلو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۶۶

زانوئے فرش عزا پر ہو شہادت یارب
حُرؑ کی قسمت سے ملا دے مری قسمت یارب
آستانے کے احاطے میں ہو میرا مدفن
تاکہ ہر روز کروں شہؑ کی زیارت یارب

۲۶۷

جب تک جیوں حسینؑ کی مجلس بپا کروں
آنسو بہاؤں اجر رسالت ادا کروں
لے جارہا ہوں خاک شفا ساتھ اسلئے
جنت میں بھی زیارت کرب و بلا کروں

۲۶۸

دلوں کی حسرتیں، فرش عزا کے درمیاں رکھ دیں
زبانوں کو بھی ہم نے اپنی محو حق بیاں رکھ دیں
نہ جانے کب شرف مل جائے زہراؑ کی زیارت کا
عزا خانے کی چوکھٹ پر ہی ہم نے پتلیاں رکھ دیں

۲۶۹

ذہن میرا کربلا میں جیسے ہی داخل ہوا
مطمئن ذکر حسین ابن علیؑ میں دل ہوا
جب عزا خانے کی چوکھٹ پر جھکی میری جبیں
شہ کے ذواروں میں میرا نام بھی شامل ہوا

۲۷۰

خوش نصیبی ہے کہ غمخواری میں گم رہتا ہوں
روز و شب شہؑ کی عزاداری میں گم رہتا ہوں
اے اجل مجھ سے ملاقات نہ کرنا فی الحال
کربلا جانے کی تیاری میں گم رہتا ہوں

۲۷۱

مجھ کو غم حسین نے وہ حوصلہ دیا
جو زندگی و موت سے لڑنا سکھا دیا
ذکر علیؑ سے نزع میں یوں نیند آ گئی
بچے کو جیسے ماں نے کھلونا تھمادیا

۲۷۲

خدا کرے کہ وہ درجہ مجھے غموں میں ملے
مرا حساب شہیدوں کے مرتبوں میں ملے
جریؑ کا واسطہ دے کر اجل سے کہہ دے کوئی
وہ ملنا چاہے جو مجھ سے تو مجلسوں میں ملے

۲۷۳

جہاں بھی اہل عزا شہؑ کا غم مناتے ہیں
فرشتے اپنے پروں کو وہاں بچھاتے ہیں
علم جریؑ کا اٹھاتے ہوئے جو مرجائے
جنازہ ایسے بشر کا ملک اٹھاتے ہیں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

٢٧٤

موت جب شہؑ کے عزاداروں سے آملتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ خوشبو سے ہوا ملتی ہے
مر کے بھی زندہ ہی رہتا ہے محبّ حیدرؑ
حق کی جانب سے اسے آب و غذا ملتی ہے

٢٧٥

ظالموں کا نام دنیا سے مٹا دیتی ہے موت
اور مظلوموں کو پیغام بقا دیتی ہے موت
زندگی اپنی گزارو ہر گھڑی یہ سوچ کر
ذائقہ ہر نفس کو اپنا چکھا دیتی ہے موت

٢٧٦

زندگی آغاز ہے تو موت ہی انجام ہے
اس جہاں سے اس جہاں کا فاصلہ دوگام ہے
ہے مری ہر سانس مصروف طواف کربلا
زندگی کے سر غم شبیرؑ کا احرام ہے

٢٧٧

انسان کی حیات کا دامن ہے تنگ کیوں
کچھ لوگ اپنے سینوں میں رکھتے ہیں سنگ کیوں
جب بھی چھڑیگا موت کے آنے کا تذکرہ
اُڑتا ہے سورماؤں کے چہروں کا رنگ کیوں

٢٧٨

دنیائے لامکان سے ہٹ کر مکیں ہوا
تعمیر جب مکاں مرا زیر زمیں ہوا
مرنے کے بعد ہوگیا یہ راز آشکار
میرا مزار رشک بہشت بریں ہوا

٢٧٩

خوشی اولاد کی ماں باپ کو دولت نظر آئی
خدا کی دی ہوئی سب سے بڑی نعمت نظر آئی
کہ خود کو ڈھال کر دیکھا جو میں ماں کی طاعت میں
مری مادر کے زیر پا مجھے جنت نظر آئی

٢٨٠

سایا سروں سے بچوں کے مادر کا اُٹھ گیا
غم لمحہ لمحہ ہوتا ہے تازہ بتول کا
مولائے کائنات پہ محشر بپا ہوئی
تاریک شب میں اٹھا جنازہ بتولؑ کا

٢٨١

گر ہو وجود ماں کا تو جنت ہے زندگی
بچوں کے حق میں باپ کی شفقت ہے زندگی
داغ یتیمی کیا ہے یتیموں سے پوچھے
ماں کے بغیر ایک قیامت ہے زندگی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۸۲

سجدۂ حق میں جبیں اپنی جھکادیتی ہے ماں
زندگی کی ہر مصیبت کو بھلادیتی ہے ماں
کربلا کی بھوک کے قصے سنا کر رات بھر
فاقہ کش بچوں کو بہلا کر سُلادیتی ہے ماں

۲۸۳

ہر وقت تو نہ وعظ و نصیحت کی بات کر
ایمان کی عمل کی عقیدت کی بات کر
کچھ بولنے سے پہلے اۓ واعظ بہ احترام
مجھ سے فقط علی کی ولایت کی بات کر

۲۸۴

نوجوانو اٹھو باطل کے ارادے توڑ دو
اہل بدعت کی زبانیں کھینچو آنکھیں پھوڑ دو
قلعۂ شیطانیت میں پلنے والے کچھ خبیث
کہہ رہے ہیں مجلس سرور منانا چھوڑ دو

۲۸۵

حشر کے میدان میں بہلول دانا مل گیا
خلد میں جانے کا اک موقع سُہانا مل گیا
مفلسی محشر کی کس طرح ستائے گی ہمیں
فاطمہ زہراؑ سے اشکوں کا خزانہ مل گیا

۲۸۷

میں ایک قطرۂ ناچیز کیا بساط مری
مگر وجود ہے دریائے عشق حیدرؑ میں
وہ خالی ہاتھ گیا اور میں لے کے دولت اشک
یہی تو فرق ہے اک مجھ میں اور سکندر میں

۲۸۸

ایک دن اک شیخ جی نے مجھ سے پوچھا یہ بتا
کربلا کی سمت کیوں میرے قدم بڑھتے نہیں
میں نے ہنس کر کہہ دیا طینت میں جن کی کھوٹ ہے
روضۂ شہ کی زیارت وہ کبھی کرتے نہیں

۲۸۹

جہل کا حال کیا ہوا ہوگا
بابِ حکمت کا جب کھلا ہوگا
شہد سے پیاس بجھ نہیں سکتی
طالبِ علم سیر کیا ہوگا

۲۹۰

مدحِ علی میں خونِ جگر بولتا رہے
کانوں میں کائنات کے رس گھولتا رہے
کردار کو خود اپنے تو اتنا بلند کر
نظروں میں اپنی سارا جہاں تولتا رہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۹۱

ظلم و ستم کا راج ہے ہر گام آج پھر
سچائی پہ ہے جھوٹ کا الزام آج پھر
کل کائنات غرق تھی طوفان نوحؑ میں
رب جانے کیا ہو دہر کا انجام آج پھر

۲۹۲

دولت کے آگے علم ہے بے دام آج پھر
فنکار فن کو کرتے ہیں نیلام آج پھر
پروردگار امت مرسلؐ کی خیر ہو
ایمان بک رہا ہے سر عام آج پھر

۲۹۳

بغض و حسد فریب کا ڈیرا ہے چار سمت
حرص و ہوس کا جگ میں اندھیرا ہے چار سمت
کردار کی عمل سے حفاظت کیا کرو
ایماں کے ڈاکوؤں کا بسیرا ہے چار سمت

۲۹۴

زیست کو صفحۂ ہستی سے مٹا دیتی ہے
خواہش نفس تباہی کو ہوا دیتی ہے
بس حسد کی وہ بھڑکتی ہوئی اک چنگاری
سارے اعمال کے گلشن کو جلا دیتی ہے

۲۹۵

خود اپنے نفس پہ جو شخص ظلم ڈھائیگا
قدم قدم پہ وہ دھوکا فریب کھائیگا
امید رکھو نہ کنجوس سے سخاوت کی
جو خود نہ کھائے وہ اوروں کو کیا کھلائیگا

۲۹۶

حرام خور امانت کو بھول جاتا ہے
امین شخص خیانت سے خوف کھاتا ہے
کسی بھی شخص کی گر شخصیت پرکھنا ہو
معاملات کرو تو سمجھ میں آتا ہے

۲۹۷

حقیقت کی طرف اپنے قدم گر تو بڑھائیگا
دو عالم میں تو اپنی محنتوں کا پھل بھی پائیگا
چھپا خود کو عمل کا بیج بن کر بیج کی مٹی میں
ہمارا مٹ کے وہ جانا بھی اک نہ اک دن رنگ لائیگا

۲۹۸

دشمنوں سے دوستی اور دشمنی یاروں کے ساتھ
اس عمل کا رابطہ ہے صرف غداروں کے ساتھ
اک نہ اک دن تم کو کھینچے گی تباہی کی طرف
زندگی ہرگز نہ جوڑو اپنی بے کاروں کے ساتھ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۲۹۹

کچھ کھلے کچھ چھپے ہوئے دشمن
دوستوں کے قریب بستے ہیں
اس حقیقت سے باخبر رہنا
آستینوں کے سانپ ڈستے ہیں

۳۰۰

حرص و ہوس میں قید ہیں حالات آج کے
دولت سے پیار کرتے ہیں دشمن سماج کے
جوڑے کا در جہیز کی دیوار توڑ دو
پابند مت بناکرو رسم و رواج کے

۳۰۱

جوڑا جہیز کی ہے وبا عام آج پھر
ہیں مفلسوں کی بیٹیاں گم نام آج پھر
انسان اپنے اپنے مفادات کیلئے
انسانیت کو کرتا ہے نیلام آج پھر

۳۰۲

ادب سے دور فن شاعری سے بھی غافل
کچھ ایسے لوگ بھی ارباب فن میں ہیں داخل
نہ شعریت ہے غزل میں نہ شاعرانہ بھرم
لہو لگا کے شہیدوں میں ہوگئے شامل

انقلابی با اثر اشعار ہونا چاہئے
اور زباں شاعر کی شعلہ بار ہونا چاہئے
سوئے ذہنوں کو جگانے کیلئے اس دور میں
ہر مفکر کا قلم تلوار ہونا چاہئے

✦✦✦✦✦

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام ونوحہ جات

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

لاشۂ زہرا پہ کرتے تھے یہی شبیرؑ بین
ہاں یتیم اب ہوگیا ہے آپ کا بے کس حسینؑ
اے مری مادر نہیں پل بھر بھی میرے دل کو چین
یہ بتاؤ اب کہاں جائے تمہارا نور عین
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

کس کے سینے پر بھلا راتوں کو اب سوؤں گا میں
آپ سے ہوکر جدا اماں نہ رہ پاؤنگا میں
آپ کے تابوت سے سر اپنا ٹکراؤں گا میں
کھول دو بند کفن ورنہ بہت روؤنگا میں
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

کون دیگا اب تسلی مجھ کو ہر شام و سحر
میرے رونے سے تمہارا کانپ جاتا تھا جگر
کب سے ہے گریہ کناں یہ آپ کا نور نظر
سورہی ہو چین سے کیوں کچھ تو لو اٹھ کر خبر
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

سونا سونا گھر ہے سارا لوٹ کر آجایئے
اپنی فرقت میں نہ اس بے کس کو اب تڑپایئے
ہوک اُٹھتی ہے جگر میں مجھ کو مت رُلوایئے
اپنے سینے سے ابھی اٹھ کر مجھے لپٹایئے
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

دُکھ زدہ شبیرؑ کا یہ حال دل سُن لیجئے
کربلا آنے کا مجھ سے آپ وعدہ کیجئے
ہر گھڑی پردیس میں میری خبر تو لیجئے
دشت غربت میں مجھے آکر سہارا دیجئے
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

آئیگا جلاد لے کر تیغ سینے پر مرے
جب تمہارا لال زیر تیغ سجدے میں رہے
کُند خنجر سے مرا سوکھا گلا جونہی کٹے
سر مرا اماں بس اپنی گود میں لے لیجئے
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

بعد میرے بے کسی ہمشیر کو رلوائیگی
اور طمانچے شمر کے بالی سکینہ کھائیگی
ساتھ رہنا قیدیوں کے پھر مصیبت آئیگی
جب بھرے دربار میں زینب کھلے سر جائیگی
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

لمحہ لمحہ پیٹ کر اپنا سر و سینہ مجیبؔ
کررہا ہے آپ پہ شام و سحر گریہ مجیبؔ
اپنے خون دل سے کرتا ہے رقم نوحہ مجیبؔ
وہ صلہ محشر میں اس کا منتظر ہوگا مجیبؔ
ماں مری ہمدرد ماں اے مری مظلوم ماں

jabir.abbas@yahoo.com
Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

لب پہ زینبؑ کے تھی آہ وزاری صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا
اے یتیموں غریبوں کے والی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

آپ کے سر پہ ظالم نے کیسی عین سجدے میں ضربت لگائی
سر سے دریا لہو کا ہے جاری صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

رات بھر وہ تمہارا بلکنا شدت درد سے وہ تڑپنا
کیسے بھولے گی بیٹی تمہاری صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

سر پہ تھا آپ کے زخم کاری رات تم نے تڑپ کر گزاری
نیند آئی تمہیں اب یہ کیسی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

بعد نانا کے ہم سب کو بابا ماں کے مرنے کا غم ہی بہت تھا
دے گئے تم بھی داغ یتیمی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

دست شفقت یتیموں کے سر پر اب بھلا کون پھیریگا آ کر
کون دیگا ہمیں اب تسلی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

ننھے دل اپنے کیسے سنجالیں کیسے داغ یتیمی اٹھائیں
دیکھئے اٹھ کے حالت ہماری صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

اٹھ کے سینے سے اپنے لگا لو ہم کو باہوں میں اپنی چھپا لو
ہے تمہیں فاطمہؑ کی دہائی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

اے مجیبؔ اب قلم روک لینا غم سے پھٹتا ہے ہم سب کا سینہ
سُن کے فریاد بنت علیؑ کی صبح ہونے کو ہے اٹھو بابا

سلام

مومنو خاک اُڑاؤ سروں پر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ
رو رہے ہیں یتیمانِ حیدرؑ، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

شہر کوفہ میں ہے شور گریہ چھن گیا بے کسوں کا سہارا
خاک اُڑاتے ہیں شبیرؑ و شبرؑ اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

کون دیگا یتیموں کو پرسہ کون زینبؑ کو دے اب دلاسہ
ہر طرف ہے قیامت کا منظر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

روزہ دار وہ کیسی سحر تھی پھر نہ سجدے سے اُٹھا نمازی
سونا سونا ہیں محراب و ممبر اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

یا نبیؐ خلد سے جلد آؤ اب حسینؑ و حَسنؑ کو سنبھالو
گھر میں زہراؑ کے ہے صبح محشر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

قبر زہراؑ سے آواز آئی باپ بچوں میں اب ہے جُدائی
صبر سے کام لو میرے دلبر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

آؤ شبیرؑ و شبرؑ اب آؤ ساتھ کلثومؑ و زینبؑ کو لاؤ
کرلو بابا کا دیدار آ کر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

ہے فرشتوں میں کہرام برپا تھرتھراتا ہے عرش معلّٰی
یا علیؑ کی صدائیں ہیں گھر گھر، اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

سُن کے دل سوز زینبؑ کے نالے دل مجیبؔ اپنا کیسے سنبھالے
بے پدر ہوگئی بنت حیدرؑ اُٹھ رہا ہے علیؑ کا جنازہ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ
عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ وَصِیُّ رَسُولُ اللّٰہ

نا کوئی معبود ہے جز خالق غفار کے
اور محمدؐ ہیں رسول پاک کر دگار کے
ہیں علیؑ حق کے ولی اور ہیں وصی مصطفٰےؐ

دہر میں بنیاد ڈالی مصطفٰےؐ نے دین کی
ہر قدم پہ کی حفاظت مرتضٰیؑ نے دین کی
اور چراغ دیں حسنؑ نے صلح سے روشن کیا

کردیا عباسؑ نے دین خدا کو سُرخ رو
ہاتھ کٹوا کر بچائی پنجتن کی آبرو
پرچم اسلام لہرا کر زمانے میں چلا

نوجواں اکبرؑ نے کھا کر اپنے سینے پہ سناں
تاقیامت کردیا دین خدا کو شادماں
بیعت فاسق کے ہر مقصد کو فانی کردیا

امتحاں یہ سخت تھا حیدرؑ کے جانی کیلئے
ہائے جلتی ریت پہ اک بوند پانی کیلئے
اصغر معصومؑ کا چھیدا گیا سوکھا گلا

کربلا میں وعدۂ طفلی نبھایا شاہؑ نے
سر کٹا کر دین احمدؐ کو بچایا شاہؑ نے
دے رہا ہے آج بھی دین پیغمبرؐ یہ صدا

ہے مجیبؔ ہم پہ ردائے سیدہؑ سایا فگن
ہم عزاداروں کے حق میں ہیں دعاگو پنجتن
یاخدا باغ عزائیوں ہی رہے پھولا پھلا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسدّس

رہ خدا میں جو دلبند فاطمہ نکلا
صغیر و پیر و جوانوں کا قافلہ نکلا
یہ کارواں ہے مدینے سے کربلا نکلا
علم کو تھام کے عباس باوفا نکلا
ہر اک قدم پہ لرزتی تھی ذات بیعت کی
مثال شمع سحر تھی حیات بیعت کی

خیام شاہ سے جب سن کے العطش کی صدا
سوئے فرات چلا بازوئے شہ والا
اٹھا کے مشک کو جو پہنچا جری لب دریا
نگاہ پانی پہ ڈالی تو دل ہوا پارا
ہوئی ہے خشک جہاں میں فرات بیعت کی
ہے ختم کرب و بلا میں حیات بیعت کی

زمین گرم پہ اکبرؑ سا نوجواں دیکھو
جواں کے سینے میں ٹوٹی ہوئی سناں دیکھو
سناں جگر سے جو کھینچی ہے وہ نشاں دیکھو
نشان زخم جگر سے ہے خوں رواں دیکھو
اب اُٹھ نہ پائیگی دنیا میں بات بیعت کی
سحر نہ دیکھے گی تا حشر رات بیعت کی

دہن صغیرؑ نے سوکھا دکھادیا جس دم
زمین گرم پہ شہ نے لٹادیا اُس دم
زبان خشک لبوں پر پھرا دیا پیہم
زمین کانپ اٹھی اور لرز گیا عالم
تبسم علی اصغرؑ، ممات بیعت کی
ہوئی ذلیل زمانے میں ذات بیعت کی

ستارہ دین کا چمکا تری شہادت سے
پیا ہے جام شہادت بڑی مسرت سے
عدو نے ذبح کیا ہے تجھے اذیت سے
مگر حسینؑ ترے رعب و داب و ہیبت سے
لرز کے رہ گئی جب کائنات بیعت کی
فنا کی گھاٹ میں ڈوبی حیات بیعت کی

ہے پیشوا مرا مولا یقین کامل کا
وہ رہنما ہے مکمل وفا کی منزل کا
مجیب مٹ گیا نام و نشان قاتل کا
حسینؑ نام ہے حق کا، یزید باطل کا
مٹی ہے دہر سے یوں واردات بیعت کی
کہ جیت حق کی ہوئی اور مات بیعت کی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

نگاہوں میں ہے جبکہ دکھ بھری تصویر صغرآ کی
بھلا آغوش کیسے چھوڑتا بے شیرؑ صغرآ کی

بہن بیمار ہے لاچار ہے مضطر ہے تنہا ہے
تڑپ جاتا ہے اصغرؑ دیکھ کر تصویر صغرآ کی

روانہ ہورہا ہے کربلا کو قافلہ لیکن
جدائی سے بہت بے چین ہیں شبیرؑ صغرآ کی

حفاظت سے شہِ مظلومؑ تک پہنچادے اے قاصد
یہ نامہ ہی نہیں دراصل ہے تصویر صغرآ کی

بہتر زخم دل پر کھاچکے شبیرؑ مقتل میں
ملی ایسے کٹھن حالات میں تحریر صغرآ کی

سکینہؑ کا سراپا دیکھ کر شبیرؑ کہتے ہیں
دکھائی دے رہی ہے ہوبہو تصویر صغرآ کی

اذان صبح رخصت سے تہہ شمشیر، سجدے تک
"دل شبیرؑ میں ہر دم رہی تصویر صغرآ کی"

پدر کا غم ملا کرب و بلا کے بعد ورثہ میں
صف ماتم علم تابوت ہے جاگیر صغرآ کی

مجیبؔ اسلام ہی جانے مقام فاطمہ صغرآ
بھلا دنیا سمجھ پائیگی کیا توقیر صغرآ کی

سلام

لٹ جائیگا نبیؐ کا چمن آج شام تک
رنگین ہوگا خون سے رَن آج شام تک

برچھی جگر پہ کھائیگا ہم شکل مصطفٰےؐ
بازو علیؑ کے لال کے ہوجائینگے جُدا
پامال ہونگے عونؑ و محمدؑ کے، دیکھنا
مقتل میں پھول جیسے بدن آج شام تک

جب رَن کی سمت جائیگا ہم شکل مجتبٰیؑ
خیمے میں پھر کبھی نہ پلٹ کر وہ آئیگا
مقتل کی جلتی ریت پہ شبّرؑ کے لال کا
ٹکڑوں میں بٹ ہی جائیگا تن آج شام تک

ہنگام عصر ہوگا نہ کوئی بھی غم گسار
سر تن سے شاہ دیںؑ کا اُتاریں گے بدشعار
پامال ہوگی گھوڑوں کی ٹاپوں سے بار بار
مقتل میں لاش شاہ زمنؑ آج شام تک

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مقتل میں چار سمت سے گھیرے ہوئے عدو
جس دم کریں گے ذبح شہ دیں کو کینہ جو
اُس دم چلیں گی آندھیاں برسائیگا لہو
ہر ایک سمت چرخِ کہن آج شام تک

جب تشنہ لب حسینؑ کا کٹ جائیگا گلا
جل جائیں گے تمام خیامِ شہ ہدا
اسباب گھر کا لوٹ کے باندھیں گے اشقیا
زینبؑ کے بازوؤں میں رسن آج شام تک

آنے کو ہائے شامِ غریباں ہے اب قریب
چھٹ جائیں گے حسینؑ سے حُر جون اور حبیب
کرب و بلا کے دشت میں لُٹ جائیگا مجیبؔ
پھولا پھلا علیؑ کا چمن آج شام تک

سلام

بولی فروہؑ میں کہاں اب تجھے پاؤں قاسمؑ
بن ترے کیسے وطن لوٹ کے جاؤں قاسمؑ
کٹ کے آئے ہیں ترے جسم کے ٹکڑے رن سے
کیسے لاشہ ترا سینے سے لگاؤں قاسمؑ
کیسے اُجڑی ہوئی میں تیری جوانی دیکھوں
موت آجائے تو اب چین میں پاؤں قاسمؑ
تجھ سے پہلے ہی میں مرجاتی تو اچھا ہوتا
زندگی بن ترے اب کیسے بتاؤں قاسمؑ
مرنا جائے کہیں اک شب کی دُلہن اس غم سے
تیرے مرنے کی خبر کیسے سناؤں قاسمؑ
کس طرح فاطمہ کُبراؑ کو تسلی دے کر
تیری پامال شدہ لاش پہ لاؤں قاسمؑ
حال کُبراؑ کا تو مجھ سے نہیں دیکھا جاتا
شب کی دُلہن کو میں اب کیسے مناؤں قاسمؑ
پھر رہا ہے مری نظروں میں سراپا تیرا
چاند سی شکل وہ اب کیسے بھلاؤں قاسمؑ
گونجتی تھی یہ صدا ماں کی سرِدشت مجیبؔ
اب کہاں ڈھونڈوں کہاں اب تجھے پاؤں قاسم

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

مقتل میں یہ سرور پکارے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں
آواز دو اے چاند میرے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

اٹھارہ برس کی جوانی اے مرے لال احمدؐ کے ثانی
پردیس میں تم مجھ سے چھوٹے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

راستہ کون دکھلائے مجھ کو کون تھامیگا اب میرے بازو
مجھ کو جینا ہے کس کے سہارے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

کیوں نہیں میری آواز سنتے دے رہا ہوں صدا تم کو کب سے
چھپ گئے ہو کہاں ماہ پارے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

گر رہا ہوں میں ہر اک قدم پر دو سہارا ضعیفی میں آ کر
اب اندھیرے ہیں آنکھوں پہ چھائے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

اب نہ تڑپاؤ بے کس پدر کو دو سہارا خمیدہ کمر کو
تم کہاں ہو اے دل کے اُجالے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

گھر ہوا آج برباد میرا ہوگیا ہائے آباد صحرا
کیا مرے لال تم بھی سدھارے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

ہے مجیبؔ اب یہ غم ناک منظر لاشۂ اکبر نوجواں پر
رن میں کہتے ہوئے شاہ آئے میرے اکبرؑ تم ہو کہاں

صدائے حسینؑ

یہ آواز دیتے تھے مقتل میں سرورؑ کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ
چھپے ہو کہاں میرے ماہ منور کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

جدائی سے اے میرے دلبر تمہاری بصارت گئی آج آنکھوں سے میری
دکھائی نہ دیگا ہے تاریک منظر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

دہکتی ہوئی ریت پر پابرہنہ ضعیفی میں بیٹا ہے دشوار چلنا
گرا جا رہا ہوں میں ہر اک قدم پر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

قدم اب بڑھانے کی ہمت نہیں ہے گروں بھی تو اُٹھنے کی قوت نہیں ہے
ترس کھاؤ میری ضعیفی پہ آ کر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

اکیلا ہوں پُر ہول منظر ہے رن کا شکستہ کمر ہے مجھے سہارا دو
کھڑا ہوں میں مقتل کی جلتی زمیں پر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

قدم کانپتے ہیں ہے رعشہ بدن میں ہیں کانٹے پڑے تشنگی سے دہن میں
سنبھالو کہ چکرا رہا ہے مرا سر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

قریب اب ہے آنے کو شام غریباں چلے آؤ سب بی بیاں ہیں پریشاں
تمہیں اُمِّ لیلیٰ بُلاتی ہیں رو کر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

مجیبؔ اب بیاں کیا کریں ہم وہ منظر کہ جب خون روتے ہوئے رن میں سرورؑ
یہ کہتے ہوئے آئے لاشِ پسر پر کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صدائے اکبر

یہ مقتل سے دیتے تھے آوازا کبرؑ یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
سناں ظلم کی اپنے سینے پہ کھا کر یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
ہے برچھی کا پھل میرے سینے میں بابا کلیجے سے خوں کا نکلتا ہے دھارا
نہ اب دیکھا جائیگا تم سے یہ منظر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
جوانی کا عالم ہے دانہ نہ پانی دہکتی زمیں دھوپ تشنہ دہانی
بھُنا جا رہا ہے مرا جسم اطہر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
نہ اب مجھ میں اُٹھنے کی ہمت ہے بابا نہ کروٹ بدلنے کی قوت ہے بابا
بہت زخم گہرا ہے سینے کے اندر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ
ہر اک سمت غم کی گھٹا چھا گئی ہے زمیں شدت دھوپ سے جل رہی ہے
ہے پیری کا عالم سنبھل کر سنبھل کر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
زباں خشک ہے شدت تشنگی سے مگر ایک قطرہ نہ پایا کسی سے
میں پانی کے بدلے لہو میں نہا کر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
نہ کہنا کہ مارا گیا رن میں اکبرؑ تڑپ جائیگی یہ خبر سن کے مادر
کہیں دشت میں آ نہ جائیں کھلے سر، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا
مجیبؔ حزیں جب یہ کہتے تھے سرورؑ کہاں ہو کہاں ہو مرے لال اکبرؑ
مسلسل یہ آتی تھی آوازا کبرؑ ، یہاں ہوں یہاں ہوں چلے آؤ بابا

نوحہ

جل گئے خیمے اُٹھا دھواں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
اے جان مادر شیر جواں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
شام غریباں رنج و محن — سُنسان جنگل ویران بن
ڈھونڈ گی مادر تجھ کو کہاں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
مقتل سے اکبر آ جلد آ — سہرا سجاؤنگی میں ترا
ارماں یہ لے کر بیٹھی ہے ماں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
تیرے بنا میں کیسے رہوں — داغ جوانی کیسے سہوں
اُٹھتا ہے میرے دل سے دھواں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
شمع جوانی کیا بجھ گئی — بینائی آنکھوں سے چل بسی
اندھیر ہے اب سارا جہاں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
اک ماں کے آگے تا زندگی — بیٹے کا دم نہ نکلے کبھی
مرجائے اس سے پہلے ہی ماں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
پُر ہول منظر ویران ہے گھر — مجبور ماں اب جائے کدھر
تو ہی بتا مرے کڑیل جواں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
جب تک جیوں گی روؤں گی میں — خاک زمیں پر سوؤں گی میں
سائے میں اب نہ بیٹھیگی ماں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں
اُٹھا مجیبؔ اک طوفان غم — لیلیٰ پہ ٹوٹا کوہ الم
دشت بلا میں گونجی فغاں — آ جا مرے دلبر آ جا مری جاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

اللہ رے جھولے سے گرنا علی اصغرؑ کا
شبیرؑ کی نصرت میں جذبہ علی اصغرؑ کا

یہ راز مشیت ہے صغراؑ تری گودی سے
شبیرؑ کی باہوں میں آنا علی اصغرؑ کا

ششماہے نے ہونٹوں پہ جب خشک زباں پھیری
ظالم نے گلا چھیدا سوکھا علی اصغرؑ کا

دنیا کی زمیں سے پھر دانہ ، نہ کبھی اُگتا
پڑجاتا جو اک خوں کا قطرہ علی اصغرؑ کا

جلتی ہوئی ریتی پہ غش کھاکے گریں بانوؑ
دیکھا جو لہو میں تر لاشہ علی اصغرؑ کا

ہے بعد شہادت بھی یہ ظلم و ستم ٹوٹا
کھینچا گیا مرقد سے لاشہ علی اصغرؑ کا

حسرت کی نگاہوں سے دیکھا ہے سکینہؑ نے
جلتے ہوئے خیمے میں جھولا علی اصغرؑ کا

اشک غم سروؔر سے کیا خوب سجائے ہیں
پلکوں پہ مجیؔب اپنی روضہ علی اصغرؑ کا

نوحہ

بانوئے مضطر کی فغاں تھی سر میداں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں
اے علی اصغرؑ مرا گھر ہوگیا ویراں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

نازک سا بدن غنچہ دہن پھول سا چہرا یہ نرگسی آنکھیں یہ ترا حُسن سراپا
وہ دھوپ کی شدت وہ سلگتا ہوا میداں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

مُڑ مُڑ کے ذرا ماں کی طرف دیکھتے جانا دشوار ہے میداں سے پلٹ کر ترا آنا
اب تجھ سے جدا ہو کے جئے کیسے تری ماں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

اس عمل میں بھی ہائے تو بے آب وغذا ہے تجھ سا کوئی بے شیرؑ کہیں نحر ہوا ہے
یہ کیسا ستم ٹوٹ پڑا تجھ پہ مری جاں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

اے جان جگر پوچھ ذرا اہل جفا سے کیا تم میں کوئی صاحب اولاد نہیں ہے
ششماہا بھی ہوتا ہے کہیں خون میں غلطاں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

شبیرؑ بھی کچھ دیر کے مہمان ہیں پیارے پھر تو ہی بتادے میں جیوں کس کے سہارے
اب ہوگئی پردیس میں میں بے سر وساماں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

جب تک کہ مرے جسم میں یہ جان رہے گی ہر لحظہ تری تشنہ لبی یاد کرونگی
سائے میں نہ بیٹھیں گی تری کوکھ جلی ماں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

مقتل میں مجیؔب ہائے یہ بانو کی فغاں تھی جھولا ترا ویران مری گود ہے خالی
سب مل گئے مٹی میں مرے حسرت وارماں جائے مرے پیارے ترا اللہ نگہباں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

شام ہوئی شام ہوئی شام ہوئی
آئے مرے دلبر شام ہوئی

مقتل کی فضا میں گونجی صدا آجا مرے اصغر شام ہوئی
ماں کیسے جئے گی تیرے بنا آجا مرے اصغر شام ہوئی

آغوش سے میری ہو کے جدا تو کیسے رہے گا رن میں بھلا
یہ سوچ کے دل پھٹتا ہے مرا آجا مرے اصغر شام ہوئی

چھ ماہ کا سن اے ماہ مبین جنگل میں نہ تو ڈر جائے کہیں
ویران ہے دشت کرب و بلا آجا مرے اصغر شام ہوئی

بن آب کے تجھ سا ششماہا کیا نحر کیا جاتا ہے بھلا
اعدا نے یہ کیسا ظلم کیا آجا مرے اصغر شام ہوئی

فرقت سے تری پھٹتا ہے جگر للہ چلے آ دیر نہ کر
تکتی ہوں میں کب سے رستہ ترا آجا مرے اصغر شام ہوئی

اب دشت بلا میں اے مری جاں میں ڈھونڈنے جاؤں تجھ کو کہاں
ہر سمت ہے چھائی غم کی گھٹا آجا مرے اصغرؑ شام ہوئی

یہ کیسا ستم یہ کیسی جفا پانی بھی نہ ہائے تجھ کو ملا
چھیدا گیا تیرا سوکھا گلا آجا مرے اصغر شام ہوئی

لفظوں میں مجیبؔ اب کیا ہو بیاں بے شیرؑ کا غم وہ ماں کی فغاں
وہ شام غریباں اور یہ صدا آجا مرے اصغر شام ہوئی

نوحہ

چلو عباس کا پرچم اٹھانا ہے عزادارو
ہے فصل غم صفِ ماتم بچھانا ہے عزادارو

ہماری زندگی کا بس یہی مقصد ہے دنیا میں
حسینؑ ابن علیؑ کا غم منانا ہے عزادارو

شہ ابرارؑ کی ہر ہر مصیبت پہ ان آنکھوں سے
مسلسل خون کے آنسو بہانا ہے عزادارو

ہمارے سر کٹیں چاہے ہمارے گھر بھی لٹ جائیں
عزاداریٔ سرورؑ کو بچانا ہے عزادارو

بقائے مقصدِ سرورؑ کی خاطر وقت آنے پہ
ہمیں بھی اپنے ہاتھوں کو کٹانا ہے عزادارو

دہکتی آگ پہ کرتے ہوئے شبیرؑ کا ماتم
دلوں کو اہل بدعت کے جلانا ہے عزادارو

ہر اک جھنکار سے ماتم کی نوحوں کی صداؤں سے
زمانے کے یزیدوں کو مٹانا ہے عزادارو

جو خون دل سے لکھا ہے مجیبؔ اپنے وہی نوحہ
جلوس ماتم شہؑ میں سنانا ہے عزادارو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

یہ فرماتے تھے فرزند مدینہ ...... سکینہ صبر کرنا
ستم اب تجھ پہ ڈھائیگا زمانہ ...... سکینہ صبر کرنا

سوئے مقتل میں اب جاؤنگا بیٹی
پلٹ کر پھر نہیں آؤنگا بیٹی
تجھے تنہا میں کیسے چھوڑ جاؤں
تو کمسن ہے میں کس طرح بتاؤں
ترا دشوار ہوجائیگا جینا ...... سکینہ صبر کرنا

مجھے اب قتل کردیں گے ستمگر
اٹھے گا نوک نیزہ پہ مرا سر
چلیں گی آندھیاں طوفاں اٹھیں گے
لہو برسیگا دو عالم ہلیں گے
نہ دیکھا جائیگا تجھ سے سکینہ ...... سکینہ صبر کرنا

جلائے جائیں گے خیمے ہمارے
لگے گی آگ اب دامن تیرے
حرم کو ننگی اونٹوں پہ بٹھا کر
پھرائینگے عدو کوفے میں دردر
وفور غم سے پھٹ جائیگا سینہ ...... سکینہ صبر کرنا

خلش یہ مرے سینے میں ہے بیٹی
بچھڑ کر مجھ سے تو کیسے جئے گی
یتیمی کا یہ غم تنہا ہے بی بی
تجھے تو خاک پہ سونا ہے بی بی
اب نہ میسر ہوگا میرا سینہ ...... سکینہ صبر کرنا

طمانچے تجھ کو ماریں گے ستمگر
لٹیگا مال و زر چھینیں گے گوہر
ترا معصوم چہرہ زرد ہوگا
ترے کانوں سے خوں بہتا رہیگا
ترس تجھ پہ نہ کھائیگا زمانہ ...... سکینہ صبر کرنا

مصیبت یہ تجھے سہنا پڑیگی
پھوپی زینب رسن بستہ رہیگی
گلے بارہ بندھیں گے اک رسن میں
اُٹھیگی تھرتھری تیرے بدن میں
کسی سے بھی مگر شکوہ نہ کرنا ...... سکینہ صبر کرنا

عجب اک شور ہے آہ و بکا کا
ہے محشر خیز منظر کربلا کا
سکینہ سے یہ فرماتے تھے سرورؑ
تو اپنے ننھے ہاتھوں کو اُٹھا کر
دعائیں امت عاصی کو دینا ...... سکینہ صبر کرنا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

جواب : ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں
ذو الجناح ذو الجناح ہے سکینہؑ کی فغاں

چھوڑ کر دشت بلا میں مرے بابا کو اکیلا
کیوں چلا آیا ہے خالی کچھ تو بتلادے خدارا
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

تجھ کو سرورؑ کی دہائی راہ مقتل کی بتادے
دل مرا زار و حزیں ہے مجھ کو بابا سے ملادے
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

اپنے بابا سے بچھڑ کر ہوگا دشوار یہ جینا
اب تو بابا ہیں نہ سینہ کہاں سوئے گی سکینہؑ
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

مرے مظلوم پدر کو کیا خبر اس کی نہیں تھی
کمسنی اور یہ یتیمی کیسے سہہ پائیگی بچی
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

جاکے بابا سے کہہ دے رات اس طرح کٹیگی
زندگی بھر اب سکینہؑ خاک پہ سویا کریگی
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

میرا پھٹتا ہے کلیجہ ہر طرف غم کا دھواں ہے
مجھ کو لے چل سوئے مقتل لاش بابا کی جہاں ہے
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

کردیا بھوکا و پیاسا قتل کیوں سبط نبیؐ کو
ہائے مجھ خستہ جگر پہ رحم آیا نہ کسی کو
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

اب یقیں مجھ کو ہوا ہے آگ خیموں میں لگے گی
شمر ماریگا طمانچے کان ہوجائیں گے زخمی
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

کیسے مہدیؔ و مجیبؔ ہم سانحہ غم کا سنائیں
دشت غربت میں سکینہؑ دے رہی ہے یہ صدائیں
ذو الجناح ذو الجناح مرا بابا ہے کہاں

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

تھا سکینہ کے لب پر یہ نوحہ رات ہونے کو ہے آؤ بابا
نیند آئیگی کیسے خدارا رات ہونے کو ہے آؤ بابا

گھر جلائے گئے سب ہمارے چادریں چھن گئی ہیں سروں سے
کون دیگا ہمیں اب دلاسہ، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

سونا جنگل ہے شام غریباں سر کھلے بی بیاں ہیں پریشاں
قید کرتے ہیں اب ہم کو اعدا، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

بڑھ گئی میری تشنہ دھانی کون مجھ کو پلائے گا پانی
منہ کو آتا ہے میرے کلیجہ، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

پاس اپنے مجھے بھی بلالو شمر کی گھرکیوں سے بچالو
دیکھئے خوں بھرا میرا کرتا رات ہونے کو ہے آؤ بابا

سچ یہ ہے باپ مرجائے جس کا لوگ دیتے ہیں اس کو دلاسہ
پھر گیا ہم سے سارا زمانہ، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

شمر آتا ہے دُرّے لگانے مارتا ہے مجھے تازیانے
ہے بدن چور زخموں سے میرا، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

میری گردن رسن سے بندھی ہے سانس رُک کے اب چل رہی ہے
دم نکلنے کو ہے آؤ بابا، رات ہونے کو ہے آؤ بابا

کیا بیاں ہو مجیبؔ اب وہ منظر جو کہ گزری تھی زنداں میں اُس پر
مر گئی ہائے کہہ کر یہ دُکھیا رات ہونے کو ہے آؤ بابا

سلام

تھا سکینہؑ کا سخن سانس مری رکتی ہے
چور زخموں سے ہے تن سانس مری رکتی ہے

قیدخانے میں یہ کہتی تھی پھوپی زینبؑ سے
دختر شاہ زمن سانس مری رکتی ہے

ایسے جکڑا ہے مرا سوکھا گلا رسّی میں
خشک ہوتا ہے دہن سانس مری رکتی ہے

ایک رسّی میں گلے بارہ ہمارے ہیں بندھے
جلد کھلواؤ رسن سانس مری رکتی ہے

بی بیاں جب بھی رسن بستہ کھڑی ہوتی ہیں
تھرتھراتا ہے بدن سانس مری رکتی ہے

بے کفن لاش ہے مقتل میں مرے بابا کی
نا دو مجھ کو بھی کفن سانس مری رکتی ہے

یاد آتی ہے پھوپی اماں مجھے صغرآ کی
مجھ کو لے چلئے وطن سانس مری رکتی ہے

جب بھی میں دیکھتی ہوں اُڑتے پرندوں کو مجیبؔ
یاد آتا ہے وطن سانس مری رکتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

بھیا مجھے بابا سے اک بار ملادینا
بہنا کی وصیت کو ہرگز نہ بھلادینا
میں تھک کے جو سوجاؤں آغوش میں مادر کی
بابا مجھے لینے کو آئیں تو جگا دینا
بے تاب ہوں سینے کے زخموں کی اذیت سے
ازبہر سکوں اپنے دامن کی ہوا دینا
اصغرؑ ہیں نہ اکبرؑ ہیں عمو ہیں نہ بابا ہیں
جی کر میں کروں بھی کیا مرنے کی دعا دینا
مرجائے سکینہؑ جب تم غسل و کفن دیکر
آہستہ جنازے کو مرقد میں لِٹا دینا
گرتا مرے سینے سے نکلے نہ اگر بھیا
یوں ہی مرے لاشے کو مٹی میں چھپادینا
گھبراتی ہوں رہ رہ کر زنداں کے اندھیرے سے
تربت پہ مری بھیا اک شمع جلادینا
جاؤگے مدینہ جب تم لوگ رہا ہوکر
رو رو کے سلام اپنا صغراؑ کو سُنادینا
بیمار بہن صغراؑ پوچھے جو سکینہؑ کو
سب میری مصیبت کے حالات سُنا دینا
پھرتا ہے وہی منظر نظروں میں مجیب اپنی
ممکن نہیں زنداں کی تاریخ بھلادینا

نوحہ

بولے قبر سکینہؑ پہ بیمار امامؑ
ہائے شام ہائے شام ہائے زندان شام
اے اسیر محن بے وطن بے کفن
چور زخموں سے تھا تیرا سارا بدن
کیسے بھولوں مصیبت تری اے بہن
یاد تیری رلاتی رہیگی مدام
میری مجبوریوں کی ہے یہ انتہا
میری نظروں کے آگے ہے لاشہ ترا
طوق و زنجیر میں میں ہوں جکڑا ہوا
کیسے غسل و کفن کا کروں اہتمام
کتنی حسرت مدینے کو جانے کی تھی
موت کے بعد بھی نہ رہائی ملی
قید خانے میں ہی تری تربت بنی
ہوگیا تجھ پہ ہر ظلم کا اختتام
ظلم کی سختیاں اور تری کمسنی
شکر حق کے سوا تو نے اُف تک نہ کی
دین حق کیلئے ہر مصیبت سہی
صبر و ایثار کا تو ہے ماہ تمام

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

اک قیامت سے کچھ کم نہیں یہ سماں
گر کوئی پوچھلے اے شہ انس و جاں
ظلم حد سے سوا تم پہ ٹوٹا کہاں
میرے منہ سے نکلتا ہے بس ہائے شام

اس سے بڑھ کر ستم اور کیا ہو بھلا
اک رسن میں تھا جکڑا ہوا قافلہ
کیسے بھولیگا بیمار کرب و بلا
ننگے سر بی بیاں اور وہ دربار شام

جب سکینہ نے لیں آخری ہچکیاں
رُک گئی سانس اور پھر گئیں پتلیاں
اٹھی زنداں کے دیوار و در سے فغاں
اسلام اے اسیر جفا السّلام

قید میں تھا عجب اک محشر بپا
بنت سرورؑ کو دفنا کے زین العباؑ
خاک تربت سے کرنے لگے التجا
دھیان بالی سکینہ کا رکھنا مدام

نوحہ

بولی سکینہ بحال پریشاں اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں
میں ہوں ابھی کچھ دیر کی مہماں اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

اے تھے میرے خوب میں بابا چہرے پہ تھا پیاس کا سہرا
اور لہو سے لال تھا چہرا ہائے بدن مجروح تھا سارا
اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

گود میں اپنی مجھ کو بٹھا کر مجھ سی یہی کہتے تھے تڑپ کر
پونچھلے آنسو اے مری دختر ہم سے ملے گی جلد تو آ کر
اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

خواب سے جب بیدار ہوئی میں دیر تلک بے ہوش رہی میں
باپ کو پھر نہ دیکھ سکی میں ہائے پدر سے چھوٹ گئی میں
اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

آج مرا دل زار و حزیں ہے قسمت میں یہیں ہے
جینے کی اب امید نہیں ہے موت مجھے آئیگی یقیں ہے
اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

جاؤنگی جب میں خلد بریں کو خون سے مل کر اپنی جبیں کو
ایذا جو دی مجھ زار و حزیں کو میں وہ سناؤں گی شہ دیں کو
اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas
jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

زخم دکھاؤنگی میں بدن کے نیل جو ہیں گردن میں رسن کے
میں بھی پھٹے کُرتے کو پہن کے دفن ہوئی ہوں بدلے کفن کے

اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

دیتی ہوں تم کو واسطہ حق کا دیکھ لو جب مرجائے سکینہؑ
دفن پھوپی اماں مرا لاشہ کردو وہاں خنکی رہے جس جا

اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

ہوکے رہا جب قید ستم سے جاؤ جو کربل دیدۂ نم سے
رو کے یہ کہنا شاہ اُمم سے بالی سکینہؑ چھٹ گئی ہم سے

اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

جاؤگے جب تم لوگ مدینہ میری وصیت بھول نہ جانا
میری بہن صغراؑ سے یہ کہنا رہگئی ہے زنداں میں سکینہؑ

اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں

قید میں تھا اک حشر کا منظر ہائے مجیب اب شاہ کی دختر
مرگئی ہے زنداں میں گھٹ کر اور یہ لبوں پر تھا دم آخر

اے پھوپی اماں اے پھوپی اماں .

نوحہ

آسماں لرزتا ہے اور زمیں روتی ہے
اس طرح غم شہؑ میں کائنات ڈوبی ہے

وارث پیمبرؐ کی غم زدہ کہانی ہے
چاندنی ہے دھندلائی ہر طرف اُداسی ہے
اور فرات بھی غم سے اپنا سر پٹکتی ہے
کائنات کی ہر شئے آج بھی یہ کہتی ہے

ہم حسینؑ والوں کی غم ہی زندگانی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

ہے حبیبؑ بھی چھوٹا حُرؑ جدا ہوا شہؑ سے
مانگ کر چلے قاسمؑ موت کی رضا شہ سے
عونؑ اور محمدؑ بھی ہوگئے جدا شہؑ سے
کربلا کے میداں میں چھوٹے اقربا شہؑ سے

دشت پر گھٹا غم کی چار سمت چھائی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

مشک ثانی حیدرؑ لے کے نہر پر پہنچا
بھر کے مشک میں پانی جب فرات سے لوٹا
اشقیانے دھوکے سے آن کرکیا حملہ
ہوگئے قلم شانے شیرؑ کے لب دریا

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

منہ کے بل گرا غازیؑ یا علیؑ دوہائی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

ہم شبیہ احمدؐ کا ہوگیا جگر ٹکڑے
جب قریب بیٹے کے شاہ کربلا پہنچے
خاک پر علی اکبرؑ ایڑیاں رگڑتے تھے
اور حسینؑ نے کھینچی جب سناں کلیجے سے
اک فرات سینے سے خون کی اُبلتی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

حلق پر ستم گر کا تیر جب لگا آکر
ہائے ہوگئی چھلنی گردن علی اصغرؑ
شیر خوار کا لاشہ ہوگیا لہو میں تر
خون لیکے چلو میں شاہ نے ملا رُخ پر
دین حق کے چہرے پر فتح کی نشانی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

غیض میں شہ دیںؑ نے آستین جب اُلٹی
چار سمت ہیبت سے فوج اشقیا بکھری
نفس مُطمئِنّہ کی رن میں جب ندا گونجی
شاہ دیںؑ نے اس دم تیغ روک لی اپنی
بارش سناں پیہم شاہ پر برستی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

اک نئی قیامت ہے بعد عصر عاشورہ
گھر لٹا جلے خیمے قید ہوگیا کنبہ
قافلا اسیروں کا بے ردا چلا کوفہ
راہ شام سے ہوکر قصر ظلم تک پہنچا
ظالموں کے نرغے میں فاطمہؑ کی جائی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

آج بھی یہ کہتا ہے کربلا کا ہر ذرّہ
کیا بیاں ہو لفظوں میں غم حسینؑ بے کس کا
جب مجیبؔ مجلس میں ذکر شاہ کا ہوگا
انبیاء بھی روتے ہیں سُن کے یہ ترا نوحہ
روح فاطمہ زہرا خلد میں تڑپتی ہے
آسماں لرزتا ہے اور زمین روتی ہے

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سلام

تیروں کی برستی بارش میں سلطان زمانہ ڈوب گیا
تاریکی زمانے پر چھائی مہتاب مدینہ ڈوب گیا

عاشور کے دن بے آب وغذا از بہر بقائے دین خدا
تیروں کے امنڈتے طوفاں میں احمد کا گھرانہ ڈوب گیا

اک سمت اکیلا ہے اصغرؑ اک سمت ہزاروں کا لشکر
اصغرؑ کی ہنسی کے دریا میں باطل کا سفینہ ڈوب گیا

اسلام بچانے کی خاطر اصغرؑ نے بھی گردن کی حاضر
اک چلّو میں خون اصغرؑ کے بے درد زمانہ ڈوب گیا

عباسؑ کے سر پہ گرز لگا بازو بھی کٹے مشکیزہ چھدا
جرار لہو میں ڈوبا ارمان سکینہؑ ڈوب گیا

تھرائی زمیں اور کانپا فلک خوں روتے تھے جن وانس وملک
جس وقت غبار صحرا میں زہرا کا نگینہ ڈوب گیا

ہر روز ہے روز عاشورہ ہر ارض ہے ارض کرب و بلا
اس طرح غم شبیرؑ میں ہر ایک مہینہ ڈوب گیا

جس وقت مجیبؔ آواز مری دنیا کی فضاؤں میں گونجی
سیلاب غم شبیرؑ میں خوشیوں کا سفینہ ڈوب گیا

نوحہ

تنہا کھڑا ہے دشت میں سلطان کربلا
اکبرؑ کے خوں سے لال ہے میدان کربلا

صدیوں سے انتظار شہ کربلاؑ کا تھا
لو آج پورا ہوگیا ارمان کربلا

ٹکڑے نہیں یہ دشت میں قاسمؑ کی لاش کے
بکھرا پڑا ہے خاک پہ قرآن کربلا

پانی نہ مل سکا دم آخر لب فرات
پیاسا شہید ہوگیا مہمان کربلا

شعلوں میں بھی حسینؑ کا ماتم کیا کرو
اے شہؑ کے غمگسارو ہے فرمان کربلا

مرجاؤ پر حفاظت فرش عزا کرو
ہر اک قدم پہ ہے یہی اعلان کربلا

تابوت، ذو الجناح، علم، مشک تازیہ
جاگیر اہل غم ہیں یہ سامان کربلا

اشک عزا امانت زہرا ہیں اے مجیبؔ
سامان خلد ہیں یہی پہچان کربلا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

اے شہ کرب و بلا لوٹا گیا گھر ترا
دین نبیؐ پر فدا ہوگیا لشکر ترا

مشک سکینہ چھدی حشر بپا ہوگیا
شانے کٹا کر لب نہر جری سوگیا
چھوٹ گیا پردیس میں ہائے برادر ترا

کھا کے سناں قلب پر شیر گرا منہ کے بل
رہ گیا ہے ٹوٹ کر سینے میں برچھی کا پھل
خوں میں نہائے ہوئے سوگیا اکبر ترا

جلتی ہوئی ریت پر پھول سا تشنہ وہاں
پھیر کے بتلادیا خشک لبوں پر زباں
روتا ہے تیر ستم ہنستا ہے اصغرؑ ترا

عصر کے ہنگام جب خوں میں نہا کر حسینؑ
گھوڑے سے تو کیا گرا فرش زمیں پر حسینؑ
تیروں پہ ٹھہرا رہا جسم مطہر ترا

تیغ ستمگار سے جب تری گردن کٹی
آندھیاں چلنے لگیں خون کی بارش ہوئی
ہوگیا پامال پھر لاشۂ اطہر ترا

بعد شہادت ترے خیمے جلائے گئے
اہل حرم پر ستم اس طرح ڈھائے گئے
جکڑا ہے زنجیر میں عابد مضطر ترا

کیسے مجیبؔ حزیں کرسکے نوحہ رقم
غم سے مرے ہاتھ میں کانپ رہا ہے قلم
پھر بھی ہے مجھ پر کرم سبط پیمبرؐ ترا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

جان حیدر کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
لاش بے سر کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
دشت غربت میں زینبؑ کے دولاڈلے
اے مقتل سے خوں میں نہائے ہوئے
عون و جعفر کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
دشت میں اک قیامت بپا ہوگئی
لاش ٹکڑوں میں نوشاہ کی بٹ گئی
ابن شبرؑ کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
بازو عباسؑ کے ہوگئے جب قلم
غم سے شبیرؑ کی ہوگئی پشت خم
شیر حیدرؑ کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
نوجواں کے جگر پر جو برچھی لگی
دہر سے پھر نبیؐ کی نشانی مٹی
علی اکبرؑ کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
شہؑ نے بچے کو جلتی زمیں پر رکھا
بدلے پانی کے سوکھا گلا چھد گیا

علی اصغرؑ کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
چھین کر ظالموں نے گھر بے خطا
باندھا رسّی میں بچی کا نازک گلا
شہ کی دختر کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
سر سے چادر چھنی اور دُرّے لگے
دست زینبؑ کو باندھا گیا پشت سے
بنت حیدرؑ کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
پابہ زنجیر بیمار کرب و بلا
ننگے پاشام و کوفہ پھرایا گیا
ابن سرور کا ماتم ہے کم نہ ہوگا
ہے مجیب حزیں کے لبوں پر صدا
حشر تک ہم منائیں گے شہ کی عزا
نفس داور کا ماتم ہے کم نہ ہوگا

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

مجلس و ماتم علم تابوت گھر گھر دیکھ کر
کربلا کی یاد آتی ہے یہ منظر دیکھ کر

شکر کا سجدہ کیا زینب نے جلتی خاک پر
دونوں بچوں کے جنازے خون میں تر دیکھ کر

گر پڑیں جلتی زمیں پر منہ کے بل اُمِّ رباب
دست شاہ کربلا پر لاش اصغر دیکھ کر

چھا گیا شہ کی نگاہوں میں اندھیرا ہر طرف
نوجواں بیٹے کی میت خون میں تر دیکھ کر

خون برسا آندھیاں چلنے لگیں طوفاں اٹھا
بوسہ گاہ مصطفےٰ کو زیر خنجر دیکھ کر

سونا جنگل تھا سکینہ رو رہی تھیں زار زار
شہ کی مقتل میں برہنہ لاش بے سر دیکھ کر

نوک نیزہ پر سر عباسؑ رک پاتا نہ تھا
نرغۂ اعدا میں زینبؑ کو کھلے سر دیکھ کر

قبر میں حیراں فرشتے کیوں نہ ہونگے اے مجیبؔ
داغ ماتم تیرے سینے پر اُجاگر دیکھ کر

نوحہ

بہر ادب پروں کو فرشتے بچھا چکے
جب مجلس عزا میں عزادار آچکے

پانی کہاں فرات میں اتنا ہے اے کربلا
آنکھوں سے جتنا ہم غم شہ میں بہا چکے

دین نبیؐ صغیر کو کتنا عزیز تھا
کھا کر گلے پہ تیر ستم مسکرا چکے

مقتل میں بادشاہ تبسم کو بھیج کر
شبیر اپنی جیت کا اعلاں کرا چکے

اُس وقت شہؑ کو فاطمہ صغراؔ کا خط ملا
شبیرؑ بے زباں کی جو تربت بنا چکے

اسلام کو بچانے کی خاطر شہ ہدا
دشت بلا میں اپنا بھرا گھر لٹا چکے

ہنگام عصر سجدۂ آخر کے واسطے
تیروں کو شاہ اپنا مصلّیٰ بنا چکے

بعد حسینؑ لوٹ کے اسباب اشقیا
بے جرم اہلبیت کو قیدی بنا چکے

ہوکر بلند نوک سناں پر شہؑ ہدا
بیعت کے طالبوں کے سروں کو جھکا چکے

ہر ایک داغ ماتم شبیر سے مجیبؔ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

سینے کو اپنے رشکِ گلستاں بناچکے

نوحہ

اے شہؑ کے عزادارو کچھ اشکِ عزا دیدو
شبیرؑ کے زخموں کا مرہم بخدا دیدو

رو رو کے یہ فروئہؑ نے شبیرؑ سے فرمایا
اسلام بچانے کی خاطر اے شہؑ والا
شبرؑ کی نشانی کو مرنے کی رضا دیدو

سر اپنا جھکا کر یہ اکبرؑ نے کہا شہؑ سے
مارا گیا سب لشکر مقتل میں بجز میرے
بابا مری باری ہے اب اذن وغا دیدو

شبیرؑ یہ کہتے تھے بے شیرؑ کو دکھلا کر
سہ روز کا پیاسا ہے ششماہا مرا دلبر
اک گھونٹ اسے پانی اے اہلِ جفا دیدو

گونجی سرِ میداں یہ بانو کی صدا ہر سو
مقتل میں اندھیرا ہے میں ڈھونڈوں کہاں تم کو
کس جا ہو علی اصغرؑ اماں کو صدا دیدو

ہونٹوں پہ سکینہؑ کے مقتل میں یہ نالے تھے
بابا مجھے سینے پہ تم اپنے سلاتے تھے
نیند آئیگی اب کیسے کچھ اسکا پتہ دیدو

مَل مَل کے جبیں اپنی شبیرؑ کے روضے پہ
کہتا ہے مجیبؔ اپنے آقا سے یہ رو رو کر

صدقہ مجھے اکبرؑ کا اے شاہؑ ہدا دیدو

نوحہ

حسینیو جگہ جگہ حسینؑ کی عزا کرو
یہ سنتِ رسولؐ پاک ہے اسے ادا کرو

پلایا دودھ ماؤں نے تمہیں برائے کربلا
سُنا کے لوریاں غمِ حسینؑ کی بڑا کیا
تم اپنی ماؤں کیلئے حسینؑ سے دعا کرو

یہ درس دے رہا ہے دینِ مصطفےٰؐ حسینیو
مرو حسینؑ کی طرح علیؑ کی طرح سے جیو
حسینؑ کی خوشی میں خوش غموں میں غم بپا کرو

حیاتِ دینِ حق کو زینبؑ حزیں نے بخش دی
بنا مجالسوں کی رکھ کے دی ہمیں بھی زندگی
ہر ایک سانس میں غمِ حسینؑ کو بپا کرو

زمانہ چاہے ماتم و عزا کو روکتا رہے
وہ بدعتوں کی آڑ میں ہزار ٹوکتا رہے
بھڑکتی آگ پہ بھی ماتم عزا کیا کرو
مقاصدِ حسینؑ پہ نہ آنچ آنے دو کبھی

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لٹا دو وقت آنے پر تم اپنی اپنی زندگی
جریؑ کی طرح اپنے ہاتھ بھی کٹا کردیا کرو
تمھیں دعائے دخترِ رسولِ حق کا واسطہ
بقائے ماتمِ حسینؑ کیلئے بچے خدا
تم اپنی جاں سے بڑھ کے اب حفاظتِ عزا کرو
مجیبؔ سوگوار شاہِ کربلا کے واسطے
اٹھا کے اپنے ہاتھ پرچمِ حسینؑ کے تلے
زیارتِ حسینؑ ہو نصیب یہ دعا کرو

نوحہ

نالاں کُناں تھی زینبؑ قبرِ شہِ مبینؑ پر
کیسے سناؤں نانا گزری جو مجھ حزیں پر
پھولا پھلا گلستاں عاشور کو تمہارا
تاراج ہو کے بکھرا جلتی ہوئی زمیں پر
کیسے بھلا اٹھاتے سرورؑ جریؑ کا لاشہ
بازو کہیں پڑے تھے اور لاش تھی کہیں پر
اس وقت رن میں نانا مانگی تھی موت میں نے
پھیرا شقی نے خنجر جب حلقِ شاہِ دیں پر
بارہ گلے ہمارے باندھے تھے اک رسن میں
ایسا بھی ظلم ٹوٹا ہم ناصرانِ دیں پر
دُرّوں سے پشت مری چھلنی کئے ہیں ظالم
حد ہوگئی ستم کی مجھ بے کس و حزیں پر
چلنے کی دو قدم بھی طاقت نہ تھی بدن میں
میں کھلے کھڑی تھی دروازۂ لعیں پر
شہ کا کٹا ہوا سر طشتِ طلا میں رکھ کر
ظالم نے ظلم ڈھایا لبہائے شاہِ دیں پر
لفظوں میں کیا بیاں ہو وہ غم مجیبؔ مجھ سے
پردیس میں جو ٹوٹا مجھ زینبؑ حزیں پر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

قبر زہرا پہ فغاں تھی زینبؑ دلگیر کی
لٹ گئی اماں کمائی دشت میں شبیرؑ کی

فرقتِ اکبرؑ میں آنکھوں کی بصارت چل بسی
باوفا کی موت سے ٹوٹی کمر شبیرؑ کی

تیر اک ایسا چلایا حرملہ ملعون نے
باپ کے ہاتھوں پہ گردن چھد گئی بے شیرؑ کی

بھائی کا سوکھا گلا کاٹا گیا عاشور کو
چھن گئی شام غریباں کو ردا ہمشیر کی

ظالموں نے اک رسن میں باندھ کر بارہ گلے
شام کی گلیوں میں اہلبیتؑ کی تشہیر کی

رُک نہ پاتا تھا سناں پہ باوفا بھائی کا سر
بے ردائی دیکھ کر بازار میں ہمشیر کی

درد کا اماں مرے سینے سے اٹھتا ہے دھواں
قید میں جب سے امانت کھوگئی شبیرؑ کی

تازیانوں کے نشاں اب بھی ہیں میری پشت پر
دیکھئے اُمت نے کس طرح مری توقیر کی

اپنے سینے پہ مسلسل نوک نشتر سے مجیبؔ
لکھ رہے ہیں ہر مصیبت زینبؑ دلگیر کی

نوحہ

جبیں پہ دیں کی ہے تحریر ثانیِ زہراؑ
بقائے مقصدِ شبیرؑ ثانیِ زہراؑ

رسولِ پاکؐ کی زندہ مثال ہے اکبرؑ
علیؑ کی بولتی تصویر ثانیِ زہرا

ہر اک قدم پہ بنی بعد عصرِ عاشورہ
مشیرِ عابدِ دلگیرؑ ثانیِ زہرا

کہیں پہ احمدِ مختارؐ اور کہیں حیدرؑ
کہیں پہ بن گئی شبیرؑ ثانیِ زہرا

قدم قدم پہ یہ اسلام نے کہا تجھ سے
سنور گئی مری تقدیر ثانیِ زہرا

دیارِ شام میں آہوں کو روک کر تو نے
چلائی صبر کی شمشیر ثانیِ زہرا

کیا ہے ہم پہ اک احسان ڈال کر تو نے
بنائے مجلسِ شبیرؑ ثانیِ زہراؑ

ترے طفیل سے باقی ہے آج دنیا میں
نبیؐ کے دین کی توقیر ثانیِ زہرا

جبیں مجیبؔ کی خم ہے جہاں کی مٹی پہ
وہ کربلا تری جاگیر ثانیِ زہراؑ

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

عمر بھر کرتا رہونگا میں ثنائے زینبؑ
زندگانی ہے مری وقف برائے زینبؑ

بجھ گیا بیعت فاسق کی امیدوں کا چراغ
بعد شبیرؑ چلی جو نہی ہوائے زینبؑ

مجلس شہؑ پہ کبھی آنچ نہ آنے پائے
اے عزادار رو یہ آتی ہے صدائے زینبؑ

جس طرح ذکر علیؑ زینت محفل ویسے
رونق مجلس سرورؑ ہے ثنائے زینبؑ

حشر میں ہوگیا سامان مری بخشش کا
ہے کفن میں مرے خاک کف پائے زینبؑ

خودبخود اشک مری آنکھوں سے گر پڑتے ہیں
جب بھی آتا ہے مرے ہونٹوں پہ ہائے زینبؑ

ہوگئی گم شہ والا کی امانت رن میں
اب اندھیرے میں کہاں ڈھونڈنے جائے زینبؑ

میں نے دیکھا ہے عقیدت کی نگاہوں سے مجیبؔ
چاند کے رُخ پہ نظر آئی ردائے زینبؑ

سلام

معصومہؑ بکا کرتی تھی قم میں یہی رو رکر......اے میرے برادر
غربت میں مرا کون ہے اب مونس و یاور......اے میرے برادر

بھیا تری فرقت نے کمر توڑ دی میری......ہے بار جدائی
زندہ رہے کس طرح ترے بن تری خواہر......اے میرے برادر

رونے کی ہر ایک گھر سے صدا آتی ہے پیہم......ہر گھر میں ہے ماتم
پُرسہ مجھے دیتے ہیں عزادار تڑپ کر......اے میرے برادر

فرقت سے تری اب ہے مرا حال پریشاں......اے شاہ خراساں
جینا مرا دشوار ہے پُر ہول ہے منظر......اے میرے برادر

بھیا یہاں تنہا ہوں میں کوئی نہیں میرا......چھایا ہے اندھیرا
پاس اپنے بُلا لے مجھے دل ہے مرا مضطر......اے میرے برادر

ہے ضعف کا عالم مرے تن میں نہیں طاقت......اللہ رے مصیبت
آنکھوں میں مری پھرتا ہے اب موت کا منظر......اے میرے برادر

معصومہؑ کے لب پر تھا مجیبؔ اس طرح نوحہ......کرتی ہوئی گریہ
دنیا سے گئی یاد برادر میں یہ کہہ کر......اے میرے برادر

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مناجت

وقت امداد ہے آؤ مولا اے علمدار باب الحوائج
رنج وغم نے ہے اب ہم کو گھیرا اے علمدار باب الحوائج

واسطہ آپ کو فاطمہؑ کا حاجتیں اپنی برلاؤ آقا
در پہ آئے ہیں لیکر تمنا اے علمدارؑ بابؑ الحوائج

کس سے دکھ اپنا جا کر سنائیں درد دل کس کو اپنا بتائیں
جز تمہارے نہیں کوئی اپنا اے علمدار باب الحوائج

زندگی کی کٹھن منزلوں میں ہم کو ہر ایک پل مشکلوں میں
بہر شبیرؑ دیجئے سہارا اے علمدار باب الحوائج

ہاتھ پھیلائیں ہم کس کے آگے کون دیگا ہمیں جز تمہارے
بھر دو خوشیوں سے دامن ہمارا اے علمدارؑ بابؑ الحوائج

دن بدن ہے اضافہ غموں میں زندگی اب ہے تاریکیوں میں
کر دو رحمت کا گھر میں اُجالا اے علمدارؑ بابؑ الحوائج

اہل ایماں میں ہیں لا ولد جو نیک اولاد انکو عطا ہو
ہے فقط آپ ہی کا سہارا اے علمدارؑ بابؑ الحوائج

اک کرم ہو مجیبؔ حزیں پر جائے وہ مرقد شاہؑ دیں پر
مدتوں سے یہی ہے تمنا اے علمدارؑ بابؑ الحوائج

مناجت

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

عباسؑ مری زیست کو پُرنور بنا دو
اب گردش دوراں سے مجھے جلد چھڑا دو
تاریکی میں ڈوبی ہوئی تقدیر جگا دو
اعجاز خدا داد زمانے کو دکھا دو

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

اے بازوئے زینبؑ پسر شیر الٰہی
یہ سارا جہاں آپ کے در کا ہے بھکاری
از بہر سکینہؑ تمہیں دیتا ہوں دوہائی
قیدی ہیں جو مومن انہیں مل جائے رہائی

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

عباسؑ قسم فاطمہ زہراؑ کی تمہیں ہے
اولاد عطا ہو جنہیں اولاد نہیں ہے
تم اس کے پسر ہو کہ جو کعبے کا مکیں ہے
خم آپ کے قدموں پہ زمانے کی جبیں ہے

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

jabir.abbas@yahoo.com

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دن رات ہے گردش میں مقدر کا ستارہ
ہر سمت سے اندوہ و مصیبت نے ہے گھیرا
مشکل میں پڑا ہوں مجھے اب دیجئے سہارا
صدقے میں شہ دین کے دکھ دور ہو میرا

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

مولا تمہیں عابدؑ کی اسیری کی قسم ہے
اور بالی سکینہؑ کی یتیمی کی قسم ہے
ہم شکل پیمبرؐ کی جوانی کی قسم ہے
بے شیرؑ کی اب تشنہ دہانی کی قسم ہے

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

طوفان مصیبت میں گرفتار ہوں مولاؑ
تسکین جگر کا میں طلب گار ہوں مولاؑ
روداد مری لیجئے نادار ہوں مولاؑ
اک نظر کرم کیجئے لاچار ہوں مولاؑ

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

خادم ہے مجیب آپ کا اے ضیغم حیدرؑ
چمکا دو کٹے ہاتھوں سے اب میرا مقدر
بس ایک ہی حسرت ہے مرے قلب کے اندر
دم توڑ دوں میں روضۂ شبیرؑ پہ جا کر

سقائے سکینہؑ مری حاجت سے سوا دو
اے بازوئے شبیرؑ مرے غم کی دوا دو

jabir.abbas@yahoo.com

Presented by: Rana Jabir Abbas

SHAYER - E- AHLEBAITH

MUJEEB ALIPURI
KOLAR DIST. KARNATAKA

S.N HASSAN & BROS

SNTI

INNOCENT HANDI CRAFTS

MFRS. OF : ROSE WOOD, DINNING TABLE SPECIALIST IN ; ALL KINDS OF ROSE WOOD FURNITURES, ETC

FACTORY

No.2898, B.N. Street Mandi Mohalla, Mysore - 570 021.

Fct : 2442093 /Cell : 08213182831

Res : 2451621/2495354/5269789

Prop: M. Nabi Raza

J.S Gems

Dealers in

Diamonds Navarthna.

Precious & Semi Precious Stones

Cell: 36789350

D.No. 26 South Cross Street

Neelsondra. Bangalore - 47

Contact : jabir_abbas@yahoo.com

http://fb.com/ranajabirabbas